صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 29 اکتوبر 2024ء بمطابق 25 ربیع الثانی 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر اکیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِO كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِO اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ۔

(ترجمہ): اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اُس نے نوحؑ کو دیا تھا، اور جسے (اے محمدؐ) اب تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے، اور جس کی ہدایت ہم ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دے چکے ہیں، اِس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اِس دین کو اور اُس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔ یہی بات اِن مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف اے محمدؐ تم انہیں دعوت دے رہے ہو اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کر لیتا ہے، اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اُسی کو دکھاتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرے۔ آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Chairman:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ 'Questions` Hour': Question No. 350, Mr. Taj Muhammad.

* 350 _ جناب تاج محمد: کیاوزیر کھیل وامور نوجوانان ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2013ء میں صوبہ خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی حکومت بننے کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ صوبے کی ہر تحصیل میں کھیل کا میدان تعمیر کیا جائے گا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیصلے کے بعد تحصیل بٹگرام کے لئے بھی ایک گراونڈ منظور ہوا اور زمین کی خریداری کے لئے ڈی سی بٹگرام کے اکاونٹ میں رقم جمع کی گئی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ زمین کی خریداری کے لئے تمام Process مکمل کیا گیا اور گراونڈ کی تعمیر کے لئے ٹینڈر بھی جاری ہوا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ابھی تک بٹگرام کھیل کا میدان کیوں نہیں بنا اور اس کے ذمہ دار کون لوگ ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید فخر جہاں (مشیر کھیل وامور نوجونان) جواب (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ سال 2013ء میں پی ٹی آئی کی حکومت بننے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ صوبے کی ہر تحصیل میں کھیل کا میدان تعمیر کیا جائے گا اور اس ضمن میں حکومت نے ایک سکیم خیبر پختونخوا میں ضرورت کی بنیاد پر 'پلے گراونڈ' کا قیام منظور کی تھی جس میں 109 ذیلی سکیموں پر کام شروع ہوا، جن میں سے اسی پر کام مکمل ہوا اور باقی پر کام جاری ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) تحصیل 'پلے گراونڈ' کے لئے پرائیویٹ اراضی پر Section(4) مورخہ 16 جنوری 2014ء کو لگائی گئی، قطعہ زمین کا رقبہ 36 کنال 19 مرلے تھا اور اس کی قیمت مبلغ 04 کروڑ 75 لاکھ 63 ہزار 668 روپے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو بھجوائی گئی۔ بعد ازاں دیگر ضروری کارروائیاں اور Section(6) اور Section (17) مورخہ 12 ستمبر 2017 کو جاری ہونے کے بعد قطعہ زمین کے ایوارڈ کا اجراء کیا گیا، (کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔ زمین کے مالکان نے ایبٹ آباد ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی جس کے فیصلے میں عدالت نے کمشنر ہزارہ کو اعتراض سن کر فیصلہ جاری کرنے کی ہدایت کی کمشنر ایبٹ آباد کی سربراہی میں مورخہ 3 فروری 2023ء کو ایک اجلاس ہوا جس میں فریقین کو سنا گیا اور ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کو سات دن کے اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ رپورٹ میں تین متبادل جگہوں کی نشاندہی کی گئی جن میں سے کسی کو مناسب نہیں سمجھا گیا، بعد ازاں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سپورٹس کی جانب سے ڈپٹی کمشنر بٹگرام کو چھٹی لکھی گئی کہ مذکورہ سائٹ 2014ء سے متنازعہ ہونے اور مالی رکاوٹوں کی وجہ سے صوبائی حکومت اس پوزیشن میں نہیں کہ کوئی متبادل جگہ خرید سکے، اس لئے مذکورہ سائٹ کو

(48) Section کے تحت De-notify کیا جائے،(کاپی ایوان کو فراہم کی گئی) جس کی روشنی میں کمشنر ہزارہ ڈویژن نے وہ اراضی De-notify کر دی،(نوٹی فکیشن کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(د) جب یہ معاملہ مجاز اتھارٹی کے نوٹس میں لایا گیا تو محکمے نے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی جو کہ ریکارڈ اور حقائق اور اس سے متصل متعلقہ قوانین کا جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کر کے ذمہ داران کا تعین کرے گی جس کے بعد محکمہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا آغاز کر کے فورم کو مطلع کیا جائے گا۔

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر، منسٹر صاحب تو ہے نہیں، تو میری گزارش یہ ہو گی، یہ میرا بڑا Important issue ہے، بٹگرام ایک ضلع ہونے کے باوجود، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود وہاں پہ آج تک 'پلے گراؤنڈ' موجود نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے نوجوانوں اور بچوں کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے، جب 2013ء میں پی ٹی آئی کی حکومت بنی تو حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر تحصیل لیول پر ہم 'پلے گراؤنڈ' بنائیں گے اور اسی کے تحت 2014ء میں ہمارے بٹگرام میں ایک زمین Select کی گئی جس پہ انہوں نے خود جواب میں دیا ہے کہ جنوری 2014ء میں اس پہ Section(4) لگی اور Process چلتے چلتے Section(17) تک گیا لیکن بدقسمتی سے کچھ زمین پہ Litigation آئی، دو دفعہ وہ لوگ ہائی کورٹ میں گئے لیکن ہائی کورٹ سے ان کو کوئی ریلیف نہیں دیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ نگران گورنمنٹ جو ہم کہتے ہیں کہ ان کا اصل کام الیکشن کرانا تھا لیکن انہوں نے الیکشن نہیں کیا، وہ کام کیا ہے جو ان کا مینڈیٹ ہی نہیں تھا۔ اس دوران وہ Section(4) سے لیکر Section(17) تک کو ختم کر دیا ہے یا اس کی متبادل کوئی دوسری جگہ بھی نہیں لی گئی، تو یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جی، میری گزارش یہ ہو گی کہ اس پہ سپیکر صاحب کا بھی وہ ہے کہ اگر منسٹر نہ ہو تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں پہ اس پر ہم بحث کر سکیں، اس کا کوئی حل نکال سکیں، تھینک یو۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کوئی دوسرا منسٹر صاحب، جی جی رشاد خان، سپلیمنٹری، ډاکټر صاحب، یو منټ، رشاد خان سپلیمنټری کوی اود ریږه۔

جناب محمد رشاد خان: چیئرمین صاحب، میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے، بشام اور شانگلہ میں بھی گراؤنڈ کا اعلان کیا گیا، وہاں پہ بانی چیئرمین صاحب خود آئے تھے، انہوں نے وہاں پہ افتتاح کیا، پچھلے سی ایم پرویز خٹک صاحب نے بھی اس کا افتتاح کیا، وہاں پہ بورڈ لگا ہوا ہے، پھر محمود خان نے بھی اس کا افتتاح کیا، ایک صوبائی وزیر نے بھی اس گراؤنڈ کا افتتاح کیا، میرے خیال سے سات آٹھ سال ہو گئے ہیں، ابھی تک نہ گراؤنڈ کا کچھ پتہ ہے نہ زمین کا علم ہے، نہ Section(4) کا پتہ ہے، نہ فنڈز کا، تو برائے مہربانی میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کے ساتھ شانگلہ گراؤنڈ کے بارے میں بھی اس ایوان کو بتایا جائے۔

جناب مسند نشین: جی ڈاکٹر صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح تاج محمد خان صاحب نے کہا، کھیل اور سپورٹس کے لئے ہر جگہ پہ گراؤنڈ، یہ ہماری پارٹی کا ویژن بھی ہے، تحصیل ہیڈکوارٹر پہ، جب 2013ء کے بعد ہماری حکومت آئی تو ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پہ ہم عوام کو ایک Mini stadium دیں گے، تقریباً زیادہ تر لوگوں کا مسئلہ تو حل ہو چکا ہے لیکن جس طرح تاج محمد صاحب کہتے ہیں، اگر اس میں اس کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں تو کمیٹی میں اس کو بھیج دیں، ہم اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، اس کو کمیٹی میں ریفر کرتے ہیں، ہاؤس کو Put کرتے ہیں۔

Is it the desire of the House that the Question No. 350 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

سردار شاہجہان یوسف: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: کمیٹی میں، آپ کمیٹی میں آ جائیں ناں، چلیں بات کر لیں، اس کے لئے مائیک کھولیں۔

سردار شاہجہاں یوسف: شکریہ جناب سپیکر، تاج محمد خان صاحب نے جس طرح یہ Question raise کیا، رشاد خان صاحب نے یہی Concern ہماری تحصیل بفہ پکھل، اس میں بھی تقریباً آٹھ سال سے Land acquire بھی ہو چکی ہے، وہاں پہ کام بھی شروع ہوا ہے لیکن ابھی تک وہاں پہ، کیونکہ یہی بات ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آتی ہے کہ فنڈنگ نہیں ہے، اگر فنڈنگ نہیں تو کافی عرصہ سے وہاں پہ کام شروع ہے لیکن جو کچھ بنایا بھی تھا، Boundaries بنانا شروع کی تھیں، وہ بھی ابھی ختم ہونا شروع ہو گئی ہیں، اگر اس کو بھی ساتھ شامل کیا جائے تو کمیٹی میں جو یہ کوئسچن جائے گا، اس کو شامل کرتے ہیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، اس کو شامل کرتے ہیں۔ اچھا جی، کوئسچن نمبر 237، محمد ریاض۔

* 237 _ جناب محمد ریاض: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے PPHI (People's Primary Health Care Initiative) Project کے لئے سال 2018ء سے 2022ء تک بجٹ میں فنڈ مختص کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادارے نے جن جن اضلاع میں مذکورہ فنڈ استعمال کیا ہے اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر برائے صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) جیسا کہ ضمیمہ میں درج تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر صاحب، میں مطمئن ہوں۔

Mr. Chairman: Question No. 261, Mr. Muhammad Riaz.

* 261 _ جناب محمد ریاض: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو سال 2020ء میں کوروناوائرس (وباء) سے نمٹنے کے لئے بیرونی امداد اور نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی NDMA سے مالی اور سازوسامان کی شکل میں امداد ملی تھی;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حال بیرونی اور نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی طرف سے فراہم کی گئی امداد کی مکمل تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟
جناب احتشام علی (مشیر برائے صحت): (الف) جی ہاں۔
(ب) کوروناوباء کے دوران بیرونی اور NDMA سے ملنے والی امداد فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروسز خیبر پختونخوا کو وبائی صورتحال سے نمٹنے کے لئے اقساط میں 4.29 بلین (4,296,672,300) پاکستانی روپے ریلیز کئے جس میں ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروسز نے 3.78 بلین (3,786,513,682) روپے کورونا کے ہسپتالوں کے لئے درکار ضروری سامان اور اشیاء کی فراہمی پر خرچ کئے ہیں۔ علاوہ ازیں جاری کردہ رقم میں سے اضلاع کو آکسیجن، تیل اور دیگر ضروریات کے لئے 21 کروڑ 36 لاکھ 36 ہزار 814 روپے نقد فراہم کئے گئے، جس کی ضلع وار تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔
جناب مسند نشین: دې نه هم مطمئن یئ۔
جناب محمد ریاض: دې نه هم مطمئن یم۔
جناب مسند نشین: مهربانی یار۔
جناب محمد ریاض: بس زه مطمئن یم۔
جناب مسند نشین: دې منسټر صاحب څه کړې دي ورسره؟

Ji, Question No. 205, Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, (not present) it lapsed. Question No. 201, Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, (not present) it lapsed. Question No. 156, Mr. Ehsan Ullah Khan, (not present) it lapsed. Question No. 207, Arbab Muhammad Usman Khan.

*207_ ارباب محمد عثمان خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے قومی شناختی کارڈ کو صحت کارڈ کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) مذکورہ قومی شناختی کارڈ کے ذریعے فی کس کتنی رقم تک علاج ہو سکتا ہے;
(ii) مذکورہ علاج / آپریشن کے اخراجات کی کٹوتی / ادائیگی کس طریقے کار / فارمولہ کے تحت کی جاتی ہے;
(iii) آیا اس کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی Monitoring desk قائم ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب احتشام علی (مشیر برائے صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) قومی شناختی کارڈ کے ذریعے خاندان کے سربراہ بمعہ اہلیہ اور غیر شادی شدہ بچے فی کس 40 ہزار روپے کا ثانوی علاج سالانہ کروا سکتے ہیں اور ترجیحی علاج کی صورت میں پورے خاندان کے لئے سالانہ 04 لاکھ روپے تک کی سہولت دی جاتی ہے، جیسا کہ جز(i) میں درج ہے۔

جی ہاں، ہر وہ ہسپتال جو صحت کارد کے ذریعے علاج فراہم کرتا ہے، وہاں پر Desk موجود ہوتا ہے، جہاں کا عملہ مریض کو سہولت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ Monitoring کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: مہربانی جناب سپیکر صاحب، ایک تو یہ میرا خیال ہے کہ پانچویں یا چھٹی دفعہ ہاؤس سے اور سپیکر صاحب سے یہ درخواست ہوگی کہ مہربانی فرمائیں دو بجے کا ٹائم تھا، آج پانچ بجے، ساڑے چار بجے ہم سیشن شروع کر رہے ہیں، میں 2:20 پہ یہاں بیٹھا تھا، سپیکر صاحب کو تصویر نکال کر بھیج دی کہ Dutifully ہم یہاں بیٹھے ہیں، اندازہ یہ لگائیں کہ اس سے ہمارا ہاؤس میں، وہ صوبہ جو ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، روزانہ کا خرچہ اس پہ کتنا ہو رہا ہے؟ نقصان تو آپ کا ہی ہو رہا ہے، سر پلیز، کوئی میکینزم بنائیں کہ پندرہ منٹ کے اندر اندر سیشن شروع ہو، اگر نہیں ہوتا ہے تو آپ Inform کر دیں کہ Exactly کس ٹائم شروع ہوگا؟ یہ تمام عملے کو پتہ ہو، ہاؤس کو پتہ ہو، منسٹرز کو پتہ ہو، ایم پی ایز کو پتہ ہو، تین چار گھنٹے ہم انتظار کریں گے اور یہ نو مہینے سے ہم کہہ رہے ہیں۔ دوسرا میں کوئسچن پہ آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس کے لئے میری بھی ایک Suggestion ہوگی آپ کو، یہ مسئلہ چل رہا ہے، اس کے لئے بہتر یہ ہوگا کہ سوا دو بجے تک، سوا دو بجے کے بعد جو بھی آئے ناں، پورا ہاؤس سٹینڈ ہو کر خوش آمدید کہے گا۔

جناب ارباب عثمان خان: ہاؤس کو Lock کر دیں کم سے کم، جو کچھ بھی ہو، کوشش کر دینی چاہیئے۔ دوسرا دیکھیں، آج کی کارروائی کے لئے سٹیشنری، وہ میرا خیال ہے پچاس صفحے ہیں، کمپیوٹرز ہمارے پاس ہیں، سوشل میڈیا ہے، میکینزم ہے، اتنے پیسے، میں نے تو اسمبلی سے کوئسچن بھی کیا تھا، میرا خیال ہے کہ سیکرٹری صاحب نے کہا تھا، آپ نہیں پوچھ سکتے، Public money ہے، تھوڑی تھوڑی چیزیں ہیں But مہینے کا خرچہ لگائیں تو کروڑوں روپے بنتا ہے، اگر کسی کو ضرورت نہیں تو مجھے ہی یہ پیسے دے دیں۔ سر، کوئسچن کی طرف آتا ہوں، میرا تو کوئسچن نمبر 207 بھی ہے، میں نے یہاں پہ جو پہلا سوال کیا تھا، اس سے تو بالکل میں مطمئن ہوں، دوسرے سوال میں مجھے ڈیٹیل منسٹر صاحب سے یہ چاہیئے کہ Procedure جو ہم کر رہے ہیں، Essentially آپ نے سوال کا جواب تو دے دیا ہے، ان کے اخراجات Monthly کتنے ہیں اور اس کا بجٹ کتنا ہے؟ ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں، کمیٹی میں اس کا پوچھا تھا تو کہتے ہیں کہ ہیلتھ والے بتائیں گے۔ سر، میری اس میں آخری گزارش، کہ اس کا جو جز(iii) ہے Monitoring desk، یہ سسٹم ایسے بنایا گیا کہ ہر ایک ہسپتال میں ڈاکٹروں کے لئے Monitoring desks بنائے ہوئے ہیں، اگر میں ہسپتال میں ڈاکٹر ہوں اور Monitoring desk ہے تو وہ عملہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ میرے خلاف جائے یا انکوائری کرے، یہاں پہ Separation of duties کی ضرورت ہوگی اور چاہیئے بھی کہ Generally جو پریکٹس امریکہ میں اور یورپ میں کی جاتی ہے کہ جو ڈاکٹر 'چیک اپ' کرتا ہے، وہی

ڈاکٹر Procedure نہیں کرے گا، یہاں پر اکثر، میں کوئسچن نمبر 209 میں تفصیلاً وضاحت سے بات کروں گا لیکن میری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ آپ Monitoring desk صوبائی سطح پہ بنائیں یا ان کی آپ ایک سسٹم کی Outline کریں، وہ سسٹم بنائیں کہ پتہ چلے کہ یہ کیا Procedure ہے، اس کی ضرورت بھی ہے اور جو ڈاکٹر Procedure کرتا ہے وہ اس کی Assessment نہ کریں، اس میں Collision نہیں ہو گی، جنرلی اس میں ہمارے پیسے کی بچت بھی ہو گی اور Procedure کی ضرورت ہوتی ہے، اس میں وہ ہم کر سکیں گے، میرے اس میں، باقی سوال سے میں مطمئن ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسٹر صاحب۔

<u>مشیر صحت</u>: جناب سپیکر، ہم اس پہ ابھی بھی کام کر رہے ہیں، جس طرح معزز ممبر صاحب نے کہا تو کافی چیزیں ایسی ہیں کہ ان پہ اب ہمارا کام شروع ہے، اس میں Transparency لانے کے لئے ہم مختلف اقدامات اٹھا رہے ہیں، ایک کمیٹی بنوائی ہے جو ان سب چیزوں کو دیکھ رہی ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ اگلے سیشن میں پوری تفصیل آپ کو Provide کریں گے کہ ہم نے کون کونسے اقدامات اس سلسلے میں کئے ہوئے ہیں؟ وہ آپ کو ان شاء اللہ وتعالیٰ Provide کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کوئسچن نمبر 209، ارباب محمد عثمان خان۔

* 209 <u>ارباب محمد عثمان خان</u>: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے جاری کردہ صحت کارڈ میں علاج کے ذریعے کرپشن اور بے قاعدگیوں کے کئی واقعات / کیسز سامنے آئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صحت کارڈ متعارف کرنے سے تاحال اب تک کتنی بے قاعدگیاں کہاں کہاں پر رونما ہوئی ہیں اور کن کیسز اور افراد کے خلاف کاروائی کی گئی ہے، ان افراد کو کیا سزائیں دی گئی ہیں;

(ii) مستقبل میں ان واقعات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اور میکینزم تیار کیا گیا ہے، اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائے؟

<u>جناب احتشام علی (مشیر برائے صحت)</u>: (الف) صحت کارڈ کے تحت علاج کے ذریعے کرپشن تو نہیں ہوتی، البتہ بے قاعدگی کے چند واقعات ضرور ہوئے ہیں، جیسا کہ صوابی اور اپر دیر میں پرائیویٹ ہسپتال میں شرح سے زیادہ اپینڈیکس کے آپریشنز ہوئے، جس کا پتہ چلتے ہی ان ہسپتالوں کو صحت کارڈ سے باہر کر دیا گیا اور تاحال شامل نہیں، اس کے ساتھ ساتھ ان ڈاکٹروں پر پابندی لگا دی جو بے قاعدگی میں ملوث تھے۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں بتایا گیا کہ ان ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کو صحت کارڈ پینل سے باہر کر دیا گیا ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ اتنے بڑے لیول کے پروگرام میں چند بے قاعدگیاں ہوتی رہی ہیں لیکن ماضی کے ان واقعات کے بعد سسٹم میں زیادہ تر ریکارڈ Online کر دیا گیا ہے جسے روزمرہ کی بنیاد

پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ Online system کے ذریعے سے ان بے قاعدگیوں جیسے واقعات کی روک تھام میں بہت مدد ملی ہے جس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) وہ علاج جس کو پرائیویٹ سیکٹر میں بے جا کیا جاتا تھا اس کو پبلک سیکٹر تک محدود کر دیا گیا ہے۔

(ii) پرائیویٹ ہسپتالوں کی کوالٹی کا معیار بڑھا دیا گیا جس سے پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد کم ہو گئی۔

(iii) ہسپتالوں کی تعداد کم ہونے اور کچھ علاج سرکاری ہسپتالوں تک محدود کرنے سے پروگرام کی مانیٹرنگ بھی بہتر ہو گئی ہے اور ماہانہ علاج کا خرچہ جو حکومت ادا کر رہی ہے اس میں بھی خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: سر، یہ سوال بھی سوال نمبر 207 کے ساتھ Related ہے۔ اس میں میں نے جو Basically جاننے کی کوشش کی ہے کہ پتہ یہ چل رہا ہے کہ Procedure کی لاگت کتنی ہے؟ جہاں بھی آپ کوئی بھی میڈیسن اگر دے رہے ہیں، جو Procedure اور آپریشن بھی کر رہے ہیں، اس کی ایک لسٹ شائع ہونی چاہیئے اور Data base کے ذریعے ہمیں پتہ چلنا چاہیئے کہ ان کی Standard price یا Cost کیا ہو گی؟ اسی کے ساتھ جو مجھے جواب میں Epidemic کی کافی News بھی آئی تھی، اس میں اپر دیر اور غالباً صوابی میں Irregularity کافی تھی، پھر آپ نے اس کی نشاندہی بھی اس طریقے سے کی ہے۔ مسئلہ یہ آتا ہے کہ اگر آپ نے ایک ہسپتال کی مینجمنٹ صحیح نہیں کی ہے، صحت انصاف کارڈ یا اگر اس کو Abuse کر رہے ہیں، آپ ہسپتال کو ہی بند کر دیں تو لوگ پھر کہاں جائیں گے؟ It should be related to a specific doctor Sir, اور میں اس میں ریکویسٹ یہ کروں گا کہ انشورنس کمپنیوں والے تو اپنے پیسے، Premium بچت کرنے کی کوشش کریں گے، یہ جو اقدام آپ نے اٹھایا ہے، اس میں چاہیئے یہ کہ Randomly کم از کم اگر آپ مہینے میں سو آپریشنز کرتے ہیں تو پانچ دس کی آپ Randomly verification کریں کہ پتہ چلے کہ صحیح اس کو ضرورت بھی تھی کہ نہیں؟ دوسرا، یہاں پہ Liabilities منسٹر صاحب! ڈاکٹر پہ نہیں آتیں، هغه مونږه څه ورته وايو چې يره مړ شو نو د خدائے کار وو، هغه خو دے But they are professionals, and gross negligence in the practice, that is practiced everywhere تو اس کا بھی Autopsy کا ایک میکینزم ہونا چاہیئے کہ جہاں Death ہو جائے تو اس کا پتہ کریں کہ آیا اس میں Negligence ڈاکٹر کی تھی؟ وہ بھی میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنے اخراجات زیادہ کریں یا آپ زیادہ ہاؤس پر پیسے لگائیں لیکن Randomly check کریں، آپ کو بچت بھی ہو گی، جس میں لوگ بھی ذرا زیادہ Professionally کام کریں گے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ارباب صاحب، ادھر۔

ارباب محمد عثمان خان: Monitoring desk جو آپ کو ریکویسٹ کی تھی، اس میں بالکل اکبر صاحب، آپ نے صحیح کہا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ارباب صاحب، اس طرف Address کریں پلیز۔

اربابِ محمد عثمان خان: دوسرا سر، میں ایک دفعہ پھر یہ چاہوں گا کہ Randomly test کیا جائے، جو بھی Procedures ہوتے ہیں، اس کی یقین دہانی کہ جہاں پہ Death ہو جائے تو اس کی Autopsy کی جائے کہ آیا یہ Liability یا Negligence ڈاکٹر کی تھی کہ نہیں تھی؟ ڈاکٹروں کو اس پہ لاکھوں کے حساب پہ یہ Procedures اور لوگوں کو ایسے Treat کرتے ہیں کہ جیسے ہم گائے بھینسیں ہیں، ان پہ بھی یہ Onus آنی چاہیئے اور جو Monitoring desk کا آپ نے تعین کیا ہے، آج کل ہمارے پاس ٹیکنالوجی ہے، Facilities ہیں، ہمیں چاہیئے کہ اس کا Independently، ڈاکٹروں کی ڈیوٹیز کی Separation کی ضرورت ہے، 'چیک اپ' ایک کریں، اپنا لیب، اس کے لئے تعین کریں کہ آیا یہ مسئلہ بھی مریض کو ہے کہ نہیں ہے؟ میں اگر جاتا ہوں، میرے پیٹ میں درد ہے، گولی سے ٹھیک ہوتا ہوں اور وہ مجھے اپینڈکس کی Recommendation دیتا ہے کہ اس سے پیسے اس پہ ملیں گے، ان چیزوں کا بھی تعین کرنا پڑے گا، ویب سائٹ یا ٹیکنالوجی کا استعمال اور ساتھ ہی Random test اور Database کا تعین، Separation of duties اور میں آخر میں اس میں یہ چاہوں گا کہ جیسے دو Incidents آپ نے اپر دیر میں اور صوابی میں Identify کئے ہیں، سزا اس ڈاکٹر کو ملنی چاہیئے، پہلے سے اگر آپ ایسے اقدامات کریں تو میرا خیال ہے کہ آپ جو چیز Encourage کر رہے ہیں کہ ایک آپریشن ہو یا دس آپریشنز ہوں، ڈاکٹر کو اس کے پیسے ملیں گے، اس کا بھی ایک سسٹم بنانا چاہیئے اور پھر جو مریض یہ صحت کارڈ استعمال کرتے ہیں، کم از کم دس فیصد لوگوں کا ٹیسٹ کیا جائے، Follow up کیا جائے، اس میں ہمارے پیسوں کی بھی بچت ہو گی، زیادہ لوگوں کے ساتھ ہم یہ پیسے لگا سکیں گے اور Monitoring، اس کو Independent کیا جائے، باقی اس میں Clarification ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Ji, Minister for Health.

مشیرِ صحت: جناب سپیکر، جس طرح ہم نے پہلے بھی کہا کہ ہم اس میں Transparency لانے کے لئے جو ہماری Monitoring-----

جناب مسند نشین: ایک منٹ سر، یہ سپلیمنٹری، رشاد خان عرض کوی، کہ سپلیمنٹری لا رہے ہیں، رشاد خان! اس کے ساتھ Related ہو گا، وہ بھی Related نہیں تھا، وہ علیحدہ کوسچن تھا، جی رشاد خان۔

جنابِ محمد رشاد خان: جی داسې ده، بالکل میں Related اس سے ہی بات کر رہا ہوں کہ جو جواب دیا گیا ہے کہ صحت کارڈ کے تحت علاج کے ذریعے کرپشن تو نہیں ہوئی، البتہ بے قاعدگی کے چند واقعات ضرور ہوئے ہیں، پھر آگے بتاتے ہیں کہ اپر دیر، صوابی میں اپینڈکس کے زیادہ آپریشنز ہوئے ہیں چیئرمین صاحب، یہ تو چند کیسز نہیں یہ ہزاروں کیسز ہیں، اس طرح میں ہر ہاسپیٹل میں آپ کو دکھا سکتا ہوں، آپ ہی ریکارڈ نکالیں، میری ان محرک سے درخواست ہو گی کہ اس کو آپ بھیجیں کمیٹی میں، ہر ہاسپیٹل میں اپینڈکس کا آپریشن کرواتے ہیں، وہاں پہ وہ Laparotomy کراتے ہیں، ریکارڈ میں کچھ اور لکھتے ہیں، یہ تو ہر جگہ کے کیسز ہیں، یہ آپ مجھے بتائیں، ان کو

میرے ساتھ بٹھائیں، میری یہ درخواست ہے، منسٹر صاحب اس کا جواب دیں، اس کو چند بے قاعدگیاں نہیں کہنا چاہیئے یا پھر اس کو Refer کریں کمیٹی میں، وہاں پہ ڈیٹیل سے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد رشاد خان: دوسرا، چیئرمین صاحب، انہوں نے کہا ہے، کوئی سزا کی بات ہی نہیں تھی، مطلب ان کو پابندی لگادی گئی، کم از کم وہ Figures دینے چاہئیں کہ جہاں جہاں یہ ڈاکٹرز ملوث ہیں، یہ لوگ ملوث ہیں، ان کے خلاف یہ یہ کارروائی ہوئی، میرے خیال سے یہ اس ایوان کی توہین ہے۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

مشیر صحت: جناب سپیکر، جس طرح میں نے پہلے بھی کہا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں مزید Transparency لے آئیں، اب ہم بائیو میٹرک Install کر رہے ہیں اور جو بے قاعدگیاں ہوئی ہیں، ان کے خلاف ہم نے یہ ایکشن لیا کہ ایک تو ان ہاسپیٹلز کو جن پہ ہمیں Complaint آئی ہوئی تھی تو ان کو مطلب ہے کہ ان سے باہر کر دیا، ان ڈاکٹرز پہ Ban لگوا دیا، ان شاء اللہ وتعالیٰ ایک کمیٹی ہماری بنی ہوئی ہے جو ان ساری چیزوں کو دیکھ رہی ہے اور جس طرح میں نے ارباب صاحب کو کہا کہ اگلے سیشن میں ساری ڈیٹیل آپ کو Provide کریں گے کہ جو جو چیزیں ہم کر رہے ہیں وہ ان شاء اللہ اس ہاؤس کے سامنے لے آئیں گے کیونکہ یہ جو تقریباً 2015ء سے لیکر Till date, ninety two something billion rupees جو ہیں ناں، ہم نے اس قوم پہ لگائے ہوئے ہیں، یہ اس قوم کے ٹیکسز کا پیسہ ہے، اس پہ بالکل Zero tolerance ہے، اگر اس میں کوئی کرپشن کرے یا کوئی اور ایسی چیز کرے تو اس کیساتھ سختی سے نمٹا جائے گا، اس کیساتھ کوئی Cooperation نہیں کیا جائے گا، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ ارباب صاحب، مطمئن ہیں؟

ارباب محمد عثمان خان: سر، اس میں کچھ تفصیلات کی ضرورت ہے، ریکویسٹ ہے کہ اس میں جو میں نے ڈیٹیل مانگی ہے، کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب مسند نشین: وہ تو منسٹر صاحب نے کہا کہ دے رہے ہیں ناں، آگے دے دیں گے۔

ارباب محمد عثمان خان: ٹھیک ہے، Okay.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

205_ Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Will the Minister for Administration state that:

(A) Is it true that recruitment have been made in the care taker government from January, 2023 to 27th February, 2024;

(B) If the answer is in affirmative then please provide detail in the following manner:

(i) S. No.

(ii) Department.

(iii) Number of recruitments made.

(iv) Daily wage / contract / regular / own source etc.
(v) Date of recruitment.
(vi) Copies of recruitment letter along with annexes?
Mr. Ali Amin (Chief Minister): (A) Yes, recruitments have been made in the care taker government which includes:
(i) Quota reserved for children of medically incapacitated civil servants.
(ii) Quota reserved for children of deceased civil servants.
(iii) Minority quota.
(iv) Recruitments made through NOC from Election Commission of Pakistan (i.e. KPPSC, ETEA, PTS, Departments and other Testing Agencies.
(v) Recruitments through court judgments.
(B) Complete detail of the above recruitments has already been completed on the direction of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa by Chief Secretary, Khyber Pakthunkhwa for a mentioned period and is placed. (Detail provided to the Assembly)

(سوال نمبر201ضمیمہ (الف) پر موجود ہے)

156 _ جناب احسان اللہ خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 115 کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف بنیادی صحت مراکز، رورل مراکز اور کیٹیگری ڈی ہسپتال موجود ہیں؛

(ب) مذکورہ مراکز صحت میں کون کونسی صحت کی سہولیات کس طریقہ کار کے تحت دی جاری ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر برائے صحت): (الف) جی ہاں، حلقہ پی کے 115 کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف بنیادی صحت مراکز اور کیٹیگری ڈی ہسپتال موجود ہیں، جن کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) مذکورہ مراکز BHUs میں بنیادی صحت کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں جبکہ کیٹگری ڈی ہسپتال میں 24/7 سٹاف کی موجودگی، ڈیلیوری کی سہولت، لیبارٹری کی سہولیات، پوسٹ مارٹم، MLC، ویکسینیشن اور ادویات موجود ہیں اور چیک اپ کے بعد فراہم کی جاتی ہیں۔

مسند نشین: تھینک یو۔ ہمارے ساتھ ایک مہمان آئے ہوئے ہیں، مولانا راحت حسین صاحب سابق سینیٹر ہیں، ان کو خوش آمدید کہتے ہیں، گیلری میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو خوش آمدید کہتے ہیں ایوان کی طرف سے۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: 'Leave applications': کل بھی حاضری نہیں لگی تھی۔ 28-10-2024 کو ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب رجب علی خان عباسی صاحب ایم پی اے، دو

دن 28,29 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب محمد ظاہر شاہ صاحب، صوبائی وزیر، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب محمد نثار خان صاحب ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب سجاد اللہ صاحب، ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، پانچ دن، 28 اکتوبر تا یکم نومبر 2024 کے لئے، سردار شاہ جہاں یوسف صاحب، ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب سلطان روم صاحب، ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب ایم پی اے، ایک یوم، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب فتح الملک ناصر صاحب ایم پی اے، ایک یوم، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، سید فخر جہاں صاحب، مشیر برائے سی ایم، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب فضل شکور خان صاحب منسٹر، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب اعجاز خان صاحب ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب منیر حسین صاحب ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب زاہد چن زیب صاحب مشیر، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب ارشد ایوب خان صاحب منسٹر، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے، جناب لائق محمد خان صاحب ایم پی اے، ایک دن، 28 اکتوبر 2024 کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

اور یہ Attendance آج کے لئے ہے، 29-10-2024 کے لئے ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب فضل حکیم صاحب منسٹر، آج 29 اکتوبر 2024ء کے لئے، سید فخر جہاں صاحب مشیر، 29 اکتوبر 2024ء کے لئے، جناب سجاد اللہ صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب احسان اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب قاسم علی شاہ صاحب منسٹر، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب سمیع اللہ صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، مخدوم محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے، جناب عجب گل صاحب، ایم پی اے، آج 29 اکتوبر کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: کار ډیر دے، دا چې ختم کړو بیا کوئ کنه، رشاد خان ته دا مائیک کهلاؤ کړه۔

جناب محمد رشاد خان: سر، دا عموماً بیا دلته منسٹران ناست نه وی نو هغوی بیا خه نه وائی نو نور کار، منسٹر صاحب ناست دے نو هغه نه لږه فائده اخلم۔ منسٹر ہیلتھ کی توجہ چاہوں گا سر۔

جناب مسند نشین: منسٹر ہیلتھ صاحب، آپ کی توجہ فرمارہے ہیں۔

جناب محمد رشاد خان: سر، میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف اپنے حلقے سے منسلک توجہ دلانا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین صاحب، شانگلہ آٹھ دس لاکھ آبادی پر مشتمل ضلع ہے، ڈسٹرکٹ ہے، وہاں پہ ڈائیلائسز کے کافی مریض ہیں، کڈنی کے، جن کے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے سب لوگوں کو سوات جانا یا ایبٹ آباد جانا، میری یہ حکومت سے درخواست ہے کہ اس بارے میں آپ کی توجہ چاہیئے، سر، پلیز یہ گردے کے جو مسائل ہوتے ہیں، اس میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی آپ کریں، منسٹر صاحب سن رہے ہیں۔

جناب محمد رشاد خان: سر، آپ کی توجہ چاہیئے، منسٹر صاحب کی توجہ اور سارے لوگوں کی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، ان کو ذرا توجہ دیں، رشاد خان بڑے نیاز بین ہیں، ان کو زیادہ توجہ دیں۔

جناب محمد رشاد خان: کیونکہ یہ Life کے آخری Stage میں، ان کو اس کا Procedure جو ہے، وہ Life کو Prolong کر سکتا ہے، ہونا یہ چاہیئے کہ شانگلہ میں یہ Facility ہو، وہاں پہ مریض سارے سوات اور ایبٹ آباد جاتے ہیں، سوات اور ایبٹ آباد میں کئی اخراجات ہوتے ہیں، ایک تو یہ لوگوں کے لئے بڑا مہنگا علاج ہے، پھر وہاں پہ Stay کرنا، ہفتے میں دو دن، اگر دو دن Patient کو وہاں پہ رکنا پڑرہا ہے، دو دن کے لئے وہاں پہ رکنا، اخراجات اور گاڑی کا آنا جانا، تو کافی مریض ہیں، شانگلہ سے کافی مائنز کے ورکرز ہیں جو اس صوبے میں اپنے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ شانگلہ کے لئے ایک Nephrologists، ایک دو مشینیں چاہئیں، اتنا بڑا Process بھی نہیں، بشام ڈی ایچ کیو میں یا ڈی ایچ کیو الپوری میں اگر یہ سہولت دی جائے، سینکڑوں مریض ہیں جو سوات اور ایبٹ آباد جارہے ہیں، ان کو وہاں پہ لوکل سطح پر اگر ڈائیلائسز کے علاج کی سہولت مل جائے تو لوگ آپ کو دعا دیں گے۔

جناب مسند نشین: رشاد خان، آپ اس کے لئے ایک کال اٹینشن دے دیں۔

جناب محمد رشاد خان: سر، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو موقع دیں پلیز۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب تیار ہیں؟ جی منسٹر صاحب۔

جناب احتشام علی (مشیر صحت): ان شاء اللہ وتعالیٰ اس پہ ہم غور کریں گے، دیکھیں گے اور ممبر صاحب کو ریکویسٹ بھی کروں کہ یہ پھر آکر ادھر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی لوگ ہیں، ان کو ان کے ساتھ بٹھا کر، یہ ادھر دیکھ لیں گے کہ کیا پوزیشن ہے، ہم کس طریقے سے ان کو یہ چیزیں، یہ Facility provide کر سکتے ہیں؟ تو میں آپ سے ریکویسٹ بھی کرتا ہوں کہ آپ آجائیں، آپ نے پھر Pursue بھی کرنا ہے، آپ نے تو بات کہہ دی، میں نے ہاں کر

دی لیکن یہ تب ہوگا جب آپ Pursue کریں گے اور مجھے Up date رکھیں گے تو ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم اس کو کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Okay, thank you. Item No. 7, Call Attention Notice.

کنڈی صاحب کو دے دیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر، بڑے مہربان ہیں۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کو بھی مبارک باد دیتے ہیں، آج کل تو ہم روزانہ مبارک باد یں دیتے ہیں جو بھی اس منصب پہ آتا ہے تو میرے خیال میں مبارک بادوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے، کل شرافت صاحب تھے، آج آپ اس منصب پہ بیٹھے ہیں، ہمیں دلی خوشی ہو رہی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ابھی آپ نے بھی سنا ہوگا، آج مسلسل تین دنوں سے اخباروں میں باقاعدہ آرہا ہے، ابھی بھی میری ارباب صاحب سے بات ہو رہی تھی، حیات آباد انڈسٹریل ایریا میں، کارخانے میں آگ لگی، ہفتے والے دن، اور آج بھی وہاں پہ یہ اطلاع آرہی ہے کہ وہاں سے ابھی تک دھواں اٹھ رہا ہے، وہ آگ مکمل طور پر بجھائی نہیں گئی، سپیکر صاحب، کہنے کا مقصد یہ ہے، یہ صوبائی حکومت کو ہم ہمیشہ یہی گزارش کرتے ہیں، خدارا یہ حکومت کو Politicize نہ کریں، جو میری Understanding ہے، اللہ تعالیٰ کرے میں غلط ہوں، جب آپ اپنی فائر بریگیڈوں کو، 1122 کی مشینری کو، ان کے عملے کو اپنے ذاتی پارٹی کے جلسے جلوسوں میں استعمال کریں گے تو اس کا یہی انجام نکلے گا۔ میری گزارش یہ ہے، پارٹی کی سیاست گورننس سے باہر ہے، وہ آپ کریں، اس کے اوپر ہمیں اعتراض نہیں ہے، آپ اپنے Resources استعمال کریں، آپ کی اپنی ایک Ideology ہے، آپ کا اپنا ایک Vision ہے، اس کے اوپر آپ کام کریں، پارٹی کی Politics کو آپ اپنی گورننس سے دور رکھیں، میری تو پہلے بھی یہی گزارش تھی کہ چیف منسٹر صاحب یا صوبائی صدارت پی ٹی آئی کی کریں یا چیف منسٹری کریں، ایک چیز کر لیں، یہ ہمارے صوبے کے لئے بہتر ہوگا، انجام کیا ہوا؟ تیسرا دن ہے، آج چوتھا دن ہے آگ لگی ہوئی ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ وہاں پہ Casualties نہیں ہوئیں، جس طریقے سے وہاں پہ آگ لگی ہے، اس کو کنٹرول کرنے میں ہم ناکام ہوئے ہیں، میری آپ سے گزارش یہ ہوگی، اس کے اوپر باقاعدہ ایک ڈیٹیل اور ہمیں تحقیقات کرنی چاہئیں تاکہ جو رپورٹس آئی ہیں، وہ کہاں پہ Negligence ہے؟ فیکٹری والے سے ہوئی ہے، 1122 والوں سے ہوئی ہے یا ہمارے جو ریسکیو والے جو لوگ تھے، انہوں نے غفلت کی ہے؟ کیونکہ یہ بڑا ایک اہم ایشو ہے، پورے صوبے کا اس کے اوپر Concern ہے، میری گزارش آپ سے یہی ہو گی کہ آپ اس کے اوپر سلیکٹ کمیٹی بنالیں، میری تجویز تو یہی ہو گی تاکہ وہ ڈیٹیل اس کے اوپر، دیکھیں کہ کہاں پہ Negligence تھی؟ اس طرح کے واقعات کو ہمیں روکنا چاہیئے اور اس کا سد باب کرنا چاہیئے، شکریہ۔

جناب مسند نشین: بہتر ہے کہ آپ ایک موشن لے آئیں، اس پہ پھر حکومت Respond کر لے گی، آئٹم نمبر، جی منسٹر انڈسٹریز عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت): شکریہ جناب سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نے جس آگ کی نشاندہی کی، میں خود موقع پہ گیا ہوں، چیف منسٹر نے اس کی انکوائری بھی آرڈر کی ہے، یہ جو فیکٹری ہے، یہ پیمپرز بناتی تھی، پیمپر میں جو آپ اس کی ساخت دیکھیں تو وہ اس کا فوم بھی Petroleum product ہے، اس کی جو پلاسٹک نما شکل ہے وہ بھی پٹرولیم ہے، ان کے پاس بہترین اپنا سسٹم بھی تھا جو کہ اور فیکٹریوں کے کام بھی آتا تھا، ان کی چھت پہ بھی سسٹم تھا، جب ان کی بجلی Disconnect ہوئی اور جہاں سے لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ آگ وہاں سے لگی، وہ مشین چلی نہیں، جہاں تک 1122 کا تعلق ہے تو الحمد للہ وہ پہنچے سب سے پہلے، دو منٹ کے اندر اکنامک زون کے جو Available resources تھے، وہ پہنچے، انہوں چاروں طرف سے آگ کو کنٹرول کیا، ایک جگہ پہ ہی آگ تھی، جو Available resources تھے بالکل ٹھیک تھے، میں خود موقع پہ گیا ہوں، جو کچھ مجھے اندازہ لگا ہے، اس کا جو Fire audit ہے، ہمارا جاری ہے، اس میں پتہ بھی لگ جائے گا کہ کس چیز کی کمی ہے، ان شاء اللہ ہم اس کو دور کریں گے۔ جہاں تک تمہید باندھی گئی ہے کہ 1122 کی گاڑیاں لے کر گئے ہیں، تو آپ نے موٹروے کو خندقوں سے، موٹروے پر پانچ خندق آپ نے ہمارے لئے کھودی تھیں، جب چیف منسٹر جائے گا، جب اس کی پوری کیبنٹ جائے گی، جب اس کے ایم پی ایز جائیں گے، جب ان کے چیدہ چیدہ لوگ جائیں گے تو ان کی سیکیورٹی کے لئے ان کی Casualties کے لئے، یہ چیز ہمارا حق ہے کہ ہم لے کر جائیں، پرائی کوئی چیز تو نہیں لے کے گئے، اپنے صوبے کی لے گئے، ہمارے صوبے کی Full cabinet آپ کی KP گورنمنٹ جا رہی تھی، اس کو Protect کرنے کے لئے، تو ان شاء اللہ جو بھی رپورٹ آئے گی پھر ہاؤس میں Put کروں گا۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن، بزنس چې ختم کړو نو بیا ئے شروع کړئ خیر دے کنه، بزنس ختموؤ بیا، بنه منسټر، سهیل خان۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایاک نعبدو و ایاک نستعین۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ایک انتہائی اہم ایشو پہ بات کرنا چاہوں گا، کل ایک جعلی وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ہمارے لیڈر، ہمارے قائد جناب عمران خان صاحب اور اس کی پارٹی کے حوالے سے کچھ غلط باتیں، موت کی دھمکیاں اور اس طرح کے کچھ الفاظ اس کے منہ سے نکلے کہ ہمیں لگا کہ وہ Psycho ہو چکی ہے، اس کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ نہ ہی اس سے باپ کا گھر سنبھالا گیا، نہ ہی شوہر کا گھر، سیاست میں بھی اس کو بار بار ناکامی ہو رہی ہے، وہ Incompetent ہے، اس سے جو ہے پنجاب کا اتنا بڑا صوبہ سنبھالا نہیں جا رہا تو وہ اپنے ہوش گنوا بیٹھی ہے، اس لئے اس کے منہ سے غلط الفاظ نکلے ہیں۔ سپیکر صاحب، عمران خان ہمارا لیڈر، ہمارا قائد اس ملک کا سابق وزیر اعظم، کروڑوں پاکستانیوں کے دل کی دھڑکن، امت مسلمہ کا لیڈر اس وقت درندوں کی قید میں ہے، اس وقت جن کے پاس نہ دماغ ہے، جن کے ہوش خراب ہو چکے ہیں، ان کی قید میں ہے اور ہمیں یہ ڈر ہے کہ یہ اپنی ناکامی میں، یہ اپنی ناکام پالیسیوں میں یہ لندن پلان کا جو ناکام تجربہ کر چکے ہیں، اس

کو Cover دینے میں اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، کوئی غلط قدم اٹھائیں، اس حوالے سے میں اس لئے آج اسمبلی کے Floor پر یہ بات لانا چاہ رہا ہوں کہ عمران خان کو جعلی ایف آئی آر میں سیاسی قیدی بنایا گیا ہے، نہ ہی اس کے خلاف کوئی جرم ثابت ہوا ہے، نہ ہی اس نے کوئی جرم کیا ہے، اگر توشہ خانہ کیس میں، ایک گھڑی میں اس کو سزا مل رہی ہے تو ان بے غیرتوں کو میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ ان کا ایک لوٹا، ایک لوٹا آپ ایک ارب سے زیادہ میں وہ خرید رہے ہیں، سوچیں کہ میرے لیڈر کی قیمت کیا ہو گی؟ (تالیاں) وہ جب ٹی وی پر بیٹھتا ہے اور قوم سے خطاب کرتا ہے کہ مجھے سیلاب زدگان کے لئے پیسے چاہئیں تو پاکستانی قوم اربوں روپے اس پر ایک گھنٹے میں نچھاور کرتے ہیں، میرا لیڈر جب پاکستانیوں کے درمیان آتا ہے، روڈوں پر آتا ہے اور شوکت خانم کے لئے چندہ مانگتا ہے تو یہ پاکستانی قوم، اوورسیز پاکستانی، ہمارے غیور پاکستانی، وہ اربوں روپوں کا چندہ اس کو دیتے ہیں، اگر میرا لیڈر جیل سے "The Economist" کے لئے صرف ایک کالم لکھتا ہے تو وہ کروڑوں لوگ دیکھتے ہیں اور وہ ادارہ کروڑوں روپے کماتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دس بارہ کروڑ یا پندرہ کروڑ کی بات نہیں ہے، بات United Nations کے Assembly Floor پر ناموس رسالت ﷺ کی بات کرنی ہے، امریکہ کو Absolutely not کہنے کا ہے، (تالیاں) اسرائیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہنا ہے کہ میں تمہیں تسلیم نہیں کروں گا، امریکہ کو پاکستان میں پختونوں کے خلاف اڈے نہ دینے کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ آج سیاسی قیدی ہے، وہ قید و بند میں ہے۔ جناب سپیکر، ان شاء اللہ تعالیٰ میری تمام "انصاف لائرز فورم" کے وکیلوں سے بات ہو چکی ہے، کل میں جا رہا ہوں، اس Psycho وزیر اعلیٰ کے خلاف، جعلی وزیر اعلیٰ کے خلاف ان شاء اللہ ایف آر درج کرنے، اگر پولیس نے کسی بھی وجہ سے یا دباؤ سے انکار کیا تو عدالت کے Through آؤں گا اور اس پر ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ایف آئی آر کریں گے۔ (تالیاں) میں تمام پاکستانیوں کو یہ پیغام دے رہا ہوں کہ ہم یہاں اگر آج سیاست کر رہے ہیں، 2007ء سے لے کر آج تک اگر ہم عمران خان کا ساتھ دے رہے ہیں تو صرف اور صرف اس ملک میں ہمیں لگ رہا ہے کہ عمران خان سے اچھا لیڈر کوئی نہیں، عمران خان سے صادق اور امین کوئی نہیں، عمران خان ہی اس پاکستان کا مستقبل بدل سکتا ہے، عمران خان ہی اس قوم کی تقدیر بدل سکتا ہے، صرف اس ایک وجہ سے ہم سیاست میں آئے ہیں، صرف اس ایک وجہ سے ہم عمران خان کا ساتھ دے رہے ہیں، ہم اس تخت و تاج کے لئے، اس شاہانہ زندگی کے لئے، ان عہدوں کے لئے، ان سب پر لعنت بھیجتے ہیں، (تالیاں) اگر عمران خان نہیں تو یہ کچھ بھی نہیں، (تالیاں) اگر عمران خان ہیں تو ہم ہیں، اگر عمران خان ہیں تو ان شاء اللہ و تعالیٰ اس پاکستان کا مستقبل ہے، اس پاکستانی قوم کا مستقبل ہے، اگر ہم آج سیاست کر رہے ہیں تو صرف عمران خان کے لئے کر رہے ہیں اور اگر عمران خان کے لئے ہمیں جانوں کا نذرانہ پیش کرنا ہوا تو ان شاء اللہ و تعالیٰ پہلا سر میرا کٹے گا اور باقی جو ہمارے یہاں اسمبلی ممبران ہیں، یہ سب ان شاء اللہ تعالیٰ میرے ساتھ متفق ہوں گے، ہم سب ان شاء اللہ و تعالیٰ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، عمران خان خود اپنی زبان سے بار بار یہ تیسری دفعہ جب اس پر پابندیاں لگیں تو یہ تیسری دفعہ ہے کہ جو بھی باہر آ رہا ہے تو وہ کہہ رہا ہے کہ مجھ پر جیل میں سختیاں کی جا رہی ہیں، عمران خان کی بہن باہر آئی تو اس نے بھی کہا،

عمران خان کہہ رہاہے کہ ہاں میرے ساتھ ناروا سلوک ہورہاہے، سلمان اکرم راجہ صاحب ملے وہ بھی کہہ رہے ہیں، عمران خان سیاسی قیدی ہے، یہ جو اڑھائی سال سے ہم پر کررہے ہیں، یہ سب خاموش تماشائی بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی آواز نہیں اٹھارہا، ان شاء اللہ وتعالیٰ یہاں اس Floor پر Floor of the House میں ان کو لکھ کر دیتا ہوں کہ آنے والی حکومت پھر عمران خان کی ہو گی اور پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کس طرح چیختے ہیں اور کون ہمیں پھر انسانیت کا، Human rights کا درس دیتا ہے؟ کیونکہ ہمارے ساتھ ظلم پر، ہمارے ساتھ جبر پر یہ ساری سیاسی پارٹیاں چپ رہیں، سارے جو Human rights کے ادارے وہ چپ رہیں، سارا میڈیا چپ رہا، نہیں بولا، آج ان کا نمبر ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ کل پھر عمران خان کی قیادت میں عمران خان وزیراعظم ہوں گے اور پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہوگی، جس سرکاری عہدیدار نے بھی سرکاری عہدیدار نے پاکستان تحریک انصاف کی لیڈرشپ کے ساتھ، پاکستان تحریک انصاف کے کارکن کے ساتھ ناروا سلوک کیا ہے، ظلم کیا ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ سود سمیت اس کا حساب لیں گے۔

(تالیاں)

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات:</u> بہت شکریہ، بہت مہربانی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اچھا، ابھی آجاتے ہیں ایجنڈے پہ، آپ پھر کرلیں، اب کرلیتے ہیں، ابھی اس کو کرلیتے ہیں، آپ کر لیں، جواب پھر دے دو، اس کے بعد پھر کرلیتے ہیں ناں۔ 'Call Attention Notices': Mr. Asif Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 121, in the House, (not present) it lapsed. Second, Mr. Muhammad Nisar, MPA, to please move his call attention No. 124, in the House, (not present) it lapsed. Item No. 8. 'Consideration of Bill': The Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2024 may be taken into the consideration at once.

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی):</u> شکریہ-----

<u>جناب مسند نشین:</u> آپ کرلیں، پھر کرلیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> میرا پوائنٹ لے لیں پھر اس کے بعد پیش کرلیں-----

(مداخلت)

<u>جناب احمد کنڈی:</u> نہیں، اسی بل پہ ہے۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> آپ کی امنڈمنٹ ہے ناں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> ریکارڈ پہ لے لیں، میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں، وہ آپ لے لیں-----

<u>جناب مسند نشین:</u> بل پیش کرلیں، بل پیش نہیں ہوا تو آپ اس پہ کس طرح بات کرتے ہیں؟

<u>جناب احمد کنڈی:</u> نہیں، اس سے پہلے ناں، اصول یہی ہوتا ہے-----

جناب مسند نشین: دیکھو، پوائنٹ آف آرڈر تب ہوگا جب وہ پیش کریں۔

نکتہ اعتراض

جناب احمد کنڈی: نہیں سر، اسی بل پیش کرنے پہ بات کر رہا ہوں، Rules میں یہ ہے، کوئی بھی چیز اگر Sub judice ہے، Rules میں ہے اس لئے کہہ رہا ہوں، پیش ہونے سے پہلے آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں، جو Rules میں ہے، آپ کے خیبر پختونخوا کے Business Rules ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس میں کیا چیز Sub judice ہے؟ کوئی Intimation اس پہ نہیں ہے۔

جناب احمد کنڈی: میں گزارش کرتا ہوں ناں، میں گزارش کرتا ہوں، میں ایک اپنا تھوڑا سا Point of view آپ کو دے رہا ہوں، اس کے بعد آپ جس طرح حکم کریں گے آپ کی حکم کی تعمیل ہوگی لیکن ریکارڈ کے اوپر چیزیں مجھے لانے دیں۔

جناب مسند نشین: محبت سے گزارش کر لیں۔

جناب احمد کنڈی: جی جی، بالکل مجھے پورا اندازہ ہے، بلکہ یقین ہے، سر، اس پہ گزارش پھر یہ ہے، یہ جو DDAC میں جو امنڈمنٹ ہونے جا رہی ہے، یہ Basically تمام اپنے Colleagues کو میں صرف Inform کرنا چاہتا ہوں، یہ ان بچاروں کی مجبوریاں ہیں، کچھ جگہ پہ ہوتی ہیں، ہمارے پارلیمنٹیرینز ضروری نہیں ہے کہ صرف اسی میں، ہماری پارٹیوں میں بھی شاید اس طرح ہوتا ہوگا، میں تو اس تجربے سے نہیں گزرا، یہ صرف ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے ہو رہا ہے اور ایک سپیشل ضلع کے لئے ہو رہا ہے، یہ Specific personal based ہے، اس میں ہم ہائی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں، اس میں ہائی کورٹ میں اس پہ Date لگی ہوئی ہے کیونکہ صوبائی گورنمنٹ نے ایک Notification کیا ہوا ہے، ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان کے حوالے سے انہوں نے ایم این اے کو DDAC کا چیئرمین بنایا ہوا ہے، میں نام نہیں لینا چاہتا تھا، سب کو پتہ ہے، کیونکہ ان فورمز کے اوپر ہم Personal basis پر بات کرنا نہیں چاہتے ہیں، میری اگر ان کے ساتھ پولیٹیکل کوئی ہے، مقابلہ، تو وہ ہوتا رہے گا، اس پہ ایم این اے کو صوبائی گورنمنٹ نے DDAC کا چیئرمین بنایا ہوا ہے، میں صرف اپنے Colleague کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ وہاں پہ جو باقی چار ایم پی ایز ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان سے منتخب ہوئے ہیں، وہ شاید صوبائی حکومت کو پسند نہیں ہیں، ان کی شکلیں، ان کی صورتیں، ان کی عادات، ان کے مزاج، ان کی روایات، ان کے رواج، تو اس وجہ سے وہ جو ہے ناں ایم این اے کو لا رہے ہیں، میری گزارش یہ ہے، یہ Sub judice ہے، According to rule، آپ کرنا چاہتے ہیں بلڈوز کر دیں،

I just want to put it on record, thank you.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اچھا سر۔

جناب مسند نشین: جی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ آنریبل ممبر نے، کنڈی صاحب نے بات کی ہے، اپنا ان کا Point of view ہے، Sub judice شاید یہ عدالت غالباً گئے ہوئے ہیں، جس طرح یہ ذکر کر رہے ہیں مگر اسی Floor of the House انہوں نے اسی بل کے اوپر ایک امنڈمنٹ بھی لائی ہوئی ہے، آپ نے خود امنڈمنٹ لائی ہوئی ہے، اگر اتنا ہی وہ Sub judice تھا تو پھر امنڈمنٹ آپ کو نہیں لانی چاہیئے تھی، میں بل پیش کروں گا، اس میں ہمارا ایک اپنا مؤقف ہے، اس کو میں تھوڑا بہت Explain بھی کروں گا، پھر آپ کے آگے It will be open for debate.، اپوزیشن والے بھی ہیں، ہمارے ادھر بھائی بھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ Sub judice تو نہیں۔

جناب احمد کنڈی: ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: نہیں، Sub judice اس پہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Intimation ہوئی ہے، یہاں پہ کسی کو دیا ہے آپ نے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس پہ کوئی Stay order آیا ہوا ہے، اس پہ کوئی Stay ہے، کیا کوئی Cut۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر کو پتہ ہوگا، میرے خیال میں اس سے Opinion لے لیں گے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سر، میرے خیال سے نہ اس پہ کوئی Stay order ہے، نہ کوئی Restraining order ہے، From the court کہ یہ بل اسمبلی میں کوئی پیش نہ کیا جائے۔

جناب مسند نشین: جی لاء منسٹر سے پتہ کر لیں، یہ لاء منسٹر ابھی۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** کنڈی صاحب، Rule پیش کر دیں، میرا تو نہیں خیال کہ Assembly affairs یا بزنس میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نہیں، کوئی Intimation ہے۔

وزیر قانون: اس طرح کی کوئی Interference ہو سکتی ہے کورٹ کی طرف سے؟ یہ تو میرا خیال نہیں، یہ تو Day to day business ہے، ہم کوئی بھی Rule, Bill, Act یا جو کچھ بھی ہے۔۔۔۔۔

جناب عدنان خان: سر، ہم آپ کو بتادیں گے، پھر آپ بلڈوز کرنا چاہیں تو کر دیں، کوئی ایشو نہیں، نہیں، منسٹر صاحب، آپ غلط کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، اس میں بلڈوز کرنے کا کوئی ایشو ہی نہیں ہے ناں، دیکھیں، ایک کورٹ آپ کو اسمبلی بزنس سے کس طرح روک سکتی ہے؟۔۔۔۔۔

جناب عدنان خان: نہیں، ٹھیک ہے، آپ یہ کر لیں۔

ارباب محمد عثمان خان: جناب سپیکر صاحب، اس میں میرا پچھلے ہفتے کو سیشن تھا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس میں؟

وزیر قانون: نہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میرے خیال میں۔

وزیر قانون: یہ آپ دیکھیں، اپنے ہاؤس کو Sublet کرنی کی کوشش آپ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Minister for Law / Legislation سے، کوئی اس کو، اسمبلی کو روک سکتا ہے؟

وزیر قانون: نہیں، کوئی نہیں روک سکتا ہے۔

جناب مسند نشین: یہ تو میرے خیال میں کوئی Matter ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: سر، اس میں پچھلے ہفتے جناب سپیکر صاحب نے خود کہا تھا، میرا کوسچن تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ Sub judice ہے، ہمیں اس پہ Clarification چاہیئے، وہ Already اس پہ کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون: کوئی Rule نہیں ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں صرف گزارش کرتا ہوں، پھر جس طرح Chair کا حکم ہو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی ہاں، کنڈی صاحب کا مائیک کھول دیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہ جو آپ کا Existing Rules of Procedure Khyber Pakhtunkhwa Assembly ہے، اس میں آپ کبھی بھی کوئی کوسچن اگر ڈالتے ہیں یا کوئی موشن ڈالتے ہیں یا کوئی بھی چیز، اس کے لئے باقاعدہ مختلف Rules ہیں، سب سے پہلے اگر آپ کوسچن کے حوالے سے Admissibility of questions:- rule 41 آپ دیکھ لیں تو اس میں باقاعدہ انہوں نے ذکر کیا ہوا ہے_ "41 (q) It shall not,- (iv) contain any reflection on a decision of a court of law or statutory tribunal established in Pakistan or such remarks as are likely to prejudice a matter which is sub judice; or"، باقاعدہ انہوں نے لفظ Use کیا ہے، A matter which is a sub judice، اس کے اوپر آپ کوئی سوال نہیں لا سکتے ہے، یہ جو ایشو ہے یہ باقاعدہ ہائی کورٹ میں It is pending for the decision, so میری گزارش اس میں یہی ہے، اس کو آپ تھوڑا Delay کر لیں، وہ Decision آ جائے، اس کے بعد چلیں نوٹی فکیشن Already انہوں نے کیا ہوا ہے، چیئر مین ان کا بنا ہوا ہے تو ان کو کیا اتنی جلدی ہے، آرام سے میں کہتا ہوں، پھر اس کے بعد آپ آ جائیں ایڈجرنمنٹ موشن پہ، وہ Clause (j) میں کہتا ہے_

"Rule 71 (j) the motion shall not deal with any matter which is sub-judice."------

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس سے پہلے Decision of court کا لکھا ہوا ہے، Decision تو ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، وہ کہتا ہے، Pending for the decision of the court if anything, if any matter pending in front of the court. تو اس کو نہیں۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: آپ پڑھیں ناں، آپ نے خود پڑھا ہے، میں نے ادھر سے آپ کی بات پکڑی ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، Rule 41 آپ نکال لیں ناں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: چلیں ان کو دیکھنے دیں۔
جناب احمد کنڈی: نہیں، میں یہ ارشد صاحب سے کہتا ہوں، میں یہ گزارش کرتا ہوں، دیکھیں، Already آپ نے چیئرمین کو Notify کیا ہوا ہے، ہم کورٹ میں گئے ہوئے ہیں، ادھر Within few days وہ Decision اس کے اوپر آ جائے گا، اس کے بعد آپ کے پاس تو میجارٹی ہے، آپ کر سکتے ہیں، کوئی ایسی آپ کے اوپر جلدی نہیں ہے، ہاں اگر آپ ہماری بات سے متفق نہیں تو اس پہ رولنگ دے دیں، ہمیں کوئی ایشو نہیں، ہم تو چاہتے ہیں یہ چیزیں چلیں، Properly، ہم ایک چیز آپ کے سامنے رکھیں گے، بھئی Rules یہ کہتے ہیں، Constitution یہ کہتا ہے، آپ کی خواہش یہ ہے، پھر اس کے مطابق آپ جو ہے ناں، Because you are going to legislate which is a personal based not a principle based۔
جناب مسند نشین: منسٹر فار لاء، آپ جواب دو گے۔
وزیر قانون: کیسے؟
جناب مسند نشین: کیونکہ کنڈی صاحب نے جو Points raise کئے ہیں ناں۔
وزیر قانون: جی جی۔
جناب مسند نشین: یہ صرف میرے خیال میں اس کے لئے ہیں، کوئسچنز کے لئے ہیں، یہ بل کے لئے نہیں ہے، Legislation کے لئے نہیں ہے۔
وزیر قانون: جی سر، اسی طرح ہے، یہ دیکھیں جو Matter sub judice ہوتا ہے، اس پہ آپ Openly یہاں پہ کوئی Decision یا Discussion نہیں کر سکتے ہیں، یہ To the extent of that question یہاں پہ ہے، باقی یہ تو آپ کا اسمبلی بزنس ہے، آپ کوئی بھی لے سکتے ہیں، انہوں جو Twenty-sixth Amendment of the Constitution کی ہے تو وہ Matter already court میں، سپریم کورٹ میں وہ Pending تھا، اس کے باوجود بھی یہ امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں Constitution میں، یہ تو ایک ایکٹ میں Normal rules میں یہ امنڈمنٹ ہو رہی ہے، میرے خیال میں اس پہ کوئی نہیں ہے۔
جناب مسند نشین: تھیک شوہ جی۔ منسٹر صاحب۔
وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اچھا سر، لاء منسٹر صاحب نے ہمیں ایک Clearance دے دی ہے، From the legal side اور میں بھی شکریہ پیش کرتا ہوں۔
جناب مسند نشین: ویسے بھی ایک Precedent ہے، جو ابھی سپریم کورٹ میں کچھ ہوا ہے، پچھلے ہفتے بہت سی چیزیں Sub judice تھیں اور پارلیمنٹ میں اس پہ بات ہوئی ہے، کنڈی صاحب، خیر ہے۔
جناب احمد کنڈی: سر، ایک بندہ غلط کر رہا ہے تو آپ بھی کریں گے؟
وزیر بلدیات ودیہی ترقی: بالکل، اس پہ نہ کوئی، سر، اس میں نہ کوئی Restraining order ہے، اس میں نہ کوئی عدالت کی طرف سے بندش ہے، یہ میں ادھر بھی تھوڑا سا Clarify کرنا چاہتا ہوں، یہ کوئی Area specific

نہیں ہے، نہ کوئی کسی ہمارے بھائی کے خلاف Targeted ہے، اس پہ ہمارے تین ایم این ایز ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان سے ہیں، کرم اور اپر چترال سے ہیں، یہ کیوں نہ کریں، ایم این ایز بھی ہمارے Elected نمائندے ہیں، نمائند گی کرتے ہیں، پورے ضلع کی نمائند گی کرتے ہیں، میری ذاتی یہ سوچ ہے کہ اس کو ہم وسیع کریں، کل اس میئر اور تحصیل ناظم کو بھی ہم اس Category میں لائیں، ان کو بھی ہونا چاہیئے، DDAC چیئر مین، ابھی میں آپ کی اجازت سے بل پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، بل پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی مجریہ 2024ء کا زیر غور لایا جانا

<u>Minister for Local Government:</u> I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. Thank you.

<u>Mr. Chairman:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2024 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

دا 'Yes' والا آواز ډیر رو راغلو، Counting کی طرف چلے جاتے ہیں، Counting کی طرف چلے جاتے ہیں، جی آپ 'Yes' والے جو ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، ان کو سزا بھی ملنی چاہیئے۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات):</u> ہم نے تو 'Yes' کی ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> نہیں، سزا ملنی چاہیئے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب مسند نشین:</u> آپ بیٹھ جائیں، اب 'No' والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in the Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

<u>جناب عدنان خان:</u> بس تهیک ده، په هغې دے کنه۔

(قہقہے)

Mr. Ahmad Kundi: I, Ahmad Kundi, MPA, to move that in clause2, the proposed sub clause (a) may be deleted and the remaining sub clause may be renumbered accordingly.

سر، میری گزارش یہ ہے، جلدی نہ کریں، کچھ تھوڑا سا صبر کریں۔ (قہقہے) آج آپ بہت جلدی میں ہیں ماشاء اللہ، ہم تو شرافت صاحب سے رو رہے تھے کہ وہ سختی کرتے ہیں، آج آپ نے بھی میرے خیال میں جو ہے ناں، ہو جائے گا۔

جناب مسند نشین: نہیں نہیں، آپ کھلے دل سے بولیں، آپ کھلے دل سے بولیں جی۔

جناب احمد کنڈی: آپ کی خواہش کی تکمیل ہو جائے گی، میں صرف اپنا Point of view اپنے Colleagues کے آگے رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی جی۔

جناب احمد کنڈی: دیکھیں، یہ چیز بڑی Historical ہے، جس کے اوپر ہم 'Yes' اور 'No' کرتے ہیں، کل ہماری نئی نسل آئے گی اور وہ دیکھے گی ان چیزوں کو، کہ بھئی یار! کس نے اس کے اوپر حامی بھری تھی اور کس نے اس کا اختلاف کیا تھا؟ ارشد ایواب صاحب، ہمیں بڑی ان کے ساتھ عقیدت ہے اور بڑا ہمارا ایک ان کے ساتھ عزت کا رشتہ بھی ہے، میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ بل پاس ہونے سے پہلے آپ ہمیں یہ بھی بتادیں، یہ جو تین ضلعے آپ نے Nominate کئے، اس میں کیا ضرورت آپ کو پڑی؟ جو آپ کے ایم پی ایز نہیں تھے، آپ کے پاس Reserved لوگ ہیں، بلکہ میں نے تو یہ بھی تجویز دی تھی کہ جو آپ کے ایڈوائزر ہیں یا منسٹر ہیں یا چیف منسٹر ہیں، چیف منسٹری سے بڑی پوزیشن تو اور ہے نہیں، ہم آپ کو دے دیں، اس کے باوجود بھی آپ DDAC جو ہے ناں، آپ کو کوئی 'ایلکٹڈ نمائندہ'، کیونکہ پرانا جو بل ہے، اس میں باقاعدہ ایکٹ ہے، اس میں ایم پی ایز کے پاس یہ اختیار تھا، میری ہمیشہ ذاتی خواہش رہی ہے، یہ فورم جو ہے، فیصلے کرے، چاہے وہ اس سائڈ پہ ہو، چاہے وہ اس سائڈ پہ ہو، یہ آپ ایک نیا Window کھولنے جا رہے ہیں ان ہاؤس کے لئے جہاں پہ ہماری مجبوری نہیں ہے، جن ضلعوں میں آپ کے پاس ایم پی ایز نہیں، وہ بھی آپ کہہ سکتے تھے لیکن یہاں پہ آپ کے پاس ایم پی ایز بھی موجود ہیں لیکن آپ کی مخالفت میں وہ جیت کر آئے ہیں، بس صرف ان کا قصور یہی ہے، میری گزارش یہ ہو گی، یہ ایک نیا Window آپ کھولنے جا رہے ہیں نیشنل اسمبلی کے نمائندوں کے لئے جو کہ ہمارے Colleagues کے لئے Future میں کوئی نیک شگون اس کا نہیں ہو گا، ضروری نہیں ہے آپ کی پارٹی کے لئے ہو سکتا ہے، کل کو میری پارٹی حکومت میں ہو اور وہ کہے، جو آپ نے تو دروازہ کھولا ہوا ہے ایم این ایز کا، کیونکہ پرائم منسٹر کی اور حکومتی جو پارٹیاں ہوتی ہیں، بڑی پارٹیاں، ان کی جب میجارٹی ہوتی ہے اسلام آباد میں، تو وہ اپنے ایم این ایز سے زیادہ مجبور ہوتے ہیں نہ کہ اتنے ایم پی ایز سے، میں آج اس کو صرف تاریخ کا حصہ بنانا چاہتا ہوں، جو یہ کل کو آپ کے گلے میں پڑے گا، یہ نوٹ کر لیں میری یہ بات، Mark my word، جس کی بھی حکومت ہو گی وہ یہاں پہ آنے والے وقت میں آپ کے ایم پی ایز

کی کرسیوں پہ پھر کہیں گے کہ ادھر ایم این اے بٹھادو، یہ آپ وہ دروازہ کھولنے جارہے ہیں اور یہ آپ دیکھیں گے، کیونکہ وہ بڑی جماعتیں جو ہوتی ہیں، جس طرح آپ کی ماشاء اللہ بہت بڑی جماعت ہے، ان کا جب وزیر اعظم وہاں پہ بیٹھا ہوگا تو ان کے قریب اور ان کی عقیدت جو ہے وہ ایم این ایز سے بہت زیادہ ہوگی، یہ سارے جتنے بھی آپ کے فورمز ہیں، جس کے لئے آج آپ درازہ کھول رہے ہیں، یہ کل کو وہاں پہ بیٹھے ہونگے، میری صرف اتنی گزارش ہے، دست بستہ آپ کی میجارٹی ہے، بالکل آپ پاس کرنا چاہتے ہیں، آپ کی خواہش ہے، ایک ضلعے کی خاطر آپ پورے صوبے کو بلڈوز کرنے جارہے ہیں، ایک نیا دروازہ کھولنے جارہے ہیں، جس سے ایم این ایز کا سیلاب اس صوبے کے اوپر آئے گا، یہ یاد رکھیں، یہ میری بات آج آپ نوٹ کرلیں، پتہ نہیں، اگلی اسمبلیوں میں ہم ہونگے یا نہیں ہونگے، اس دفعہ تو خوش قسمتی سے آگئے ہیں لیکن میرے خیال میں یہ جو چیز آپ کرنے جارہے ہیں، یہ درست نہیں ہے، یہ ہمارے جو Colleagues یہاں پہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوتے ہیں، اگر آپ کو 140 کے ہاؤس سے نمائندے نہیں ملتے تو پھر شوق پورا کرلیں، ایم این ایز بنالیں اور کیا DDAC میں کون سے ایسے ایم این ایز آکر جو کوئی Rocket science ہے، اس میں آکر ایم پی اے فیصلہ نہیں کرسکتا اور ایم این اے آکر اس میں فیصلہ کرے گا یا اس کے پاس کیا Expertise ہے؟ میری گزارش یہ ہوگی ارشد ایوب صاحب سے، لوکل گورنمنٹ کے منسٹر سے کہ وہ کیا ایسی ضرورت آپ کو پڑگئی جس کے پیچھے آپ نے صوبائی کیبنٹ میں بل لایا؟ پھر آپ نے تین ضلعوں کا نام لیا، وہ کون سی ایسی مجبوری تھی یا Expertise تھی جو ایم پی ایز کے پاس نہیں ہے؟ ماشاء اللہ آپ کے پاس بڑے قابل قابل لوگ بیٹھے ہیں، فوج ظفر موج بیٹھی ہوئی ہے، آپ ان سے کام لیں، ہم تو نہیں چاہتے کہ آپ مجھے بنائیں یا ہمارے کسی کو لیں، اپنوں کو بنالیں، ایڈوائزر کو بنالیں، منسٹر کو بنالیں، چیف منسٹر کو بنالیں، DDAC پہ اگر اتنا اہم ہے، چیف منسٹر سے، تو ان کو بنالیں لیکن یہ دروازہ مت کھولیں، میری گزارش آپ سے ہوگی۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: کنڈی صاحب نے ماشاء اللہ بڑی اچھی بحث کی ہے، ایک تو میں امنڈمنٹ کی بات کرنا چاہوں گا کہ جو Deletion کی، انہوں نے بات کی ہے، سیکشن 2 کی، ہمارے وہ جو۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: ایک منٹ یار! ہمارے بل سے، اس کو تو میں سپورٹ نہیں کرسکتا، یہ ماشاء اللہ بڑے سمارٹ ہے، اس کو Delete کرو تو وہ سارا بل ہی ختم ہو جاتا ہے، اس کو تو سپورٹ نہیں کرسکتے، باقی انہوں نے Reasons۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: دست بستہ گزارش کرلیں تو وہ واپس لے لے گا۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: نہیں، وہ ہیں، ماشاء اللہ کام کو سمجھتے ہیں، کافی تجربہ کار بھی ہیں، باقی ایسی کوئی خاص جگہ نہیں تھی، یہ پارٹی Decision تھا، پارٹی Platform سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایم این ایز کو Engage کرنا چاہیئے ہمارے، To be very honest with you, naturally، ایم پی ایز بھی ہیں، سارے Well

respected ہیں، ان کو بھی ہم ذمہ داریاں دینا چاہتے ہیں اور ایم این ایز کو بھی Engage کرنا چاہتے ہیں، ووٹ تو لے کر وہ آئے ہیں، عوامی مینڈیٹ بھی ان کے پاس ہے اور یہ کوئی Area specific، وہ کنڈی صاحب پھر اس طرف چلے جاتے ہیں، یہ ایک ایریا کا نہیں ہوا، ایک مختلف میں نے جو نام لیے ہیں، ادھر ہوا ہے اور ان شاء اللہ بہتر ہوگا، یہ دروازے کھلتے ہیں، بند بھی ہو جاتے ہیں، پھر کھل جاتے ہیں تو اللہ خیر کرے گا، ہمیں اپنے صوبے کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور ملک کے لئے دعا کرنی چاہیئے، جو ہم کوئی اچھی امنڈمنٹ لائیں، اس سے عوام کا فائدہ ہونا چاہیئے۔
بہت مہربانی۔

جناب مسند نشین: جی کنڈی صاحب، بس Drop کر لیں اس کو، کیا کریں؟

جناب احمد کنڈی: سر، بس میں تو کہتا ہوں، اس پہ ٹائم Waste نہ کریں، Voting کرالیں کیونکہ میں صرف ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں تاکہ یہ چیزیں جو ڈسکس ہوئی ہیں، وہ ریکارڈ پہ آجائیں، باقی تھینک یو۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was dropped)

Mr. Chairman: The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی مجریہ 2024ء کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No 9. The Minister of Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Minister of Local Government: شکریہ۔ I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2024 may be passed. Thank you.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committee (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا گورنمنٹ ریسٹ ہاؤسز وٹورازم پراپرٹیز (ڈیویلپمنٹ، مینجمنٹ اینڈ ریگولیشن) مجریہ 2024ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No 10, 'Consideration of Bill': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties (Development Management and Regulation) (Amendment) Bill, 2024 may be taken into the consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties (Development Management and Regulation) (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Now, the motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties (Development Management and Regulation) (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr., Chairman: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in clause 2 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in clause 2, in sub-clause (a), for the words "as the Chief Minister", the words "as the Government" may be substituted.

میری گزارش اس پہ یہی ہے سر، میرا اپنا نظریہ، یہ جو شخصی اختیار ہوتا ہے ناں، شخصی اختیار، یہ خطرناک ہے، ہمارے ملک میں ہے، کبھی کبھی اکثریہ دو تہائی (اکثریت) بھی جو ہے ناں، یہ الٹی پڑ جاتی ہے، تو ہم تو اس چیز پہ Believe کرتے ہیں کہ یہ چیزیں جو ہیں یہ Collective ہونی چاہئیں، گورنمنٹ کی Definition یہ ہے کہ Provincial cabinet پوری بیٹھ کر Including Chief Minister، ان کا اور میرا اس بات پہ اختلاف ہے، یہ چاہتے ہیں کہ چیف منسٹر کو وہ کریں اس کو، میں کہتا ہوں چیف منسٹر کو مت دیں، کیبنٹ کو دیں، اس کے اوپر سپریم کورٹ کی بھی Judgments آئی ہوئی ہیں، بہت ساری چیزیں آئی ہوئی ہیں، مطلب Already Chief Minister is the head of the cabinet تو میری گزارش یہ ہے آفتاب

صاحب سے، کہ یہ چیزیں جو ہیں، کیبنٹ میں Collective wisdom سامنے آجاتا ہے، میری اس امنڈمنٹ کے پیچھے جو پس منظر ہے، وہ یہ ہے، جب کیبنٹ کے سامنے چیزیں آتی ہیں، جب دس پندرہ لوگ اس کو ڈسکس کرتے ہیں تو ایک Collative wisdom سے جو چیز آتی ہے، وہ اچھا Product ہوتا ہے، Qualitative ہوتا ہے As compared to کہ اگر ایک شخص بیٹھ کر اختیار استعمال کرے، مجھے ان کی نیت پہ شک نہیں ہے، مجھے ان کی Decision power پر بھی شک نہیں ہے لیکن Collective wisdom کی ایک اپنی سہہ ہے، اس لئے میں نے یہ امنڈمنٹ ڈالی ہے، اگر یہ اتفاق کرلیں تو میں مشکور ہوں گا۔ تھینک یو۔

Mr. Chairman: Ji, Minister for Law.

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر، آنریبل احمد کنڈی صاحب کی طرف سے جو Amendment Propose کی گئی، Sorry to say ان سے میں Disagree کروں گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ Already اس ایکٹ کے مطابق اور اس Clause میں Even particularly یہ مینجمنٹ کے لئے یہ باقاعدہ ایک ٹیکنیکل کمیٹی ہے جس میں Already یہ منسٹرز اور ٹیکنیکل لوگ موجود ہیں جناب سپیکر، کبھی کبھار بلکہ اکثر اوقات اس طرح ہوتا ہے کہ Decision لینے میں جلدی ہوتی ہے اور کیبنٹ کے لئے انتظار نہیں کیا جا سکتا، کافی معاملات میں For efficient disposal of the matter relating to out sourcing یا اس حوالے سے تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی جگہ اگر چیف منسٹر ہو تو چونکہ وہ چیف ایگزیکٹیو ہے اور اس میں Already ٹیکنیکل کمیٹی Constitute ہوتی ہے، اس میں ایڈوائزر، منسٹر یا ٹیکنیکل لوگ موجود ہوتے ہیں تو Major decisions ان کو لینا ہوتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی جگہ چیف منسٹر بہتر ہوگا کیونکہ اگر ہم گورنمنٹ کریں گے تو پھر ہم کیبنٹ میٹنگ کے لئے اس کا انتظار کریں گے۔ ان کی Suggestion کچھ حد تک ٹھیک ہے لیکن Efficiency اس سے ضرور متاثر ہوگی۔

جناب مسند نشین: اچھا، کنڈی صاحب، ہاؤس میں پھر Put کرلیتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: پہلے جو وزیر قانون ہوتے تھے، وہ کم از کم گزارش کردیتے تھے کہ بھئی! آپ Withdraw کرلیں، یہ تھا ہمارا جو وزیر قانون تھا، مجھے بڑے پسند ہیں بھائی، آپ نے اتنا بوجھ دیا ہوا ہے، ان کے اس بوجھ کی خاطر میں Withdraw کرلیتا ہوں، حالانکہ انہوں نے ریکویسٹ نہیں کی کہ بھئی! آپ Withdraw کرلیں لیکن میری بات کرنے کا جو مفہوم ہے وہ یہ سمجھ گئے ہیں، میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ بھئی یار! آپ اس چیز کو پریکٹس مت بنائیں، جس طرح انہوں نے پچاس پرسنٹ میری بات سے Agree کیا، کہیں کہیں ان کی بھی مجبوریاں ہوتی ہیں، میں اپنی امنڈمنٹس، یہ دونوں Withdraw کرتا ہوں، میری جو بات تھی وہ سمجھ گئے، اس Tourism میں اتنے کوئی اہم فیصلے نہیں ہیں، یہ بات ان کی ٹھیک ہے لیکن میں کہتا ہوں، آپ تمام جو اہم فیصلے ہیں جہاں پہ، وہاں پہ Collective wisdom کے جو Rules ہیں اس کو آپ Follow کریں۔ شکریہ سر۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ دونوں کو Withdraw کر رہے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: ہاں، دونوں Attached ہیں ناں ایک دوسرے کے ساتھ، وہ دونوں جو ہے ناں۔
جناب مسند نشین: اچھا۔

(اذان مغرب)

Mr. Chairman: First Amendment in Clause 2 of the Bill and Second Amendment in Clause 2 of the Bill: The amendments are withdrawn. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا گورنمنٹ ریسٹ ہاؤسز و ٹورازم پراپرٹیز (ڈویلپمنٹ، مینجمنٹ اینڈ ریگولیشن) مجریہ 2024ء کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 11, the Advisor to CM, the Law Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties (Development Management and Regulation) (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Minister for Law: Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Rest Houses and Tourism Properties (Development Management and Regulation) (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rest Houses and Tourism Properties (Development Management and Regulation) (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جی، ارباب صاحب کا مائیک کھول لیں۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پچھلے ہفتے ہمارے معزز رکن غنی خان نے ایک ایشو جو کافی سیریس تھا، Raise کیا تھا، جو تیراہ میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا تھا، اس کے بعد اگر آپ پچھلے ایک دو ماہ سے دیکھیں تو ہمارے Merged districts میں اگر Insurgency کے واقعات آپ دیکھیں تو اس میں کافی زیادہ تیزی آئی ہے، ابھی ایشو یہ آتا ہے کہ دوبارہ میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ Merged districts اگر Affect ہوں گے تو پختونخوا یا پاکستان اس سے متاثر نہیں ہوگا، اتنے سنجیدہ اور اتنے تشویش ناک اور اتنے سیریس ایشوز ہیں کہ لگ ایسے رہا کہ وہاں پہ گورنمنٹ کی Writ ہی نہیں ہے، جہاں پہ ایک مشن کے تحت وہاں پہ جو ہمارے لوگ اپنی مینجمنٹ کر رہے ہیں تو لگ ایسے رہا ہے کہ اس سے Merged districts تباہ ہو رہے ہیں، اگر

آپ دیکھیں تو وہاں پہ پچھلے دنوں میں ایک جرگہ ہوا تھا، اس میں غالباً ٹی ٹی پی والے ملوث تھے یا ہماری گورنمنٹ کی Entities یا ذمہ دار یا عوامی نمائندے اس میں نہیں تھے، حیران کن، تشویش ناک اور انتہائی Alarming بات اس میں یہ ہے کہ اس میں فیصلہ جو کیا گیا تھا، اس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ ابھی جائیں گے اور افغانستان کی اعلیٰ عدالت سے وہ رجوع فرمائیں گے، آیا ابھی ہمارے فیصلے افغانستان والے کریں گے؟ اس سے پہلے کہ وہاں پہ حالات اور ناساز ہوں، خراب ہوں، سیریس ہوں، ہمیں فوری طور پر As the custodian, as the representatives of the public or merged districts جو ہمارے لئے ایک بہت بڑا اثاثہ ہے، APC (All Parties Conference) call کرنی چاہیئے اور وہ لوگ ان کو یہ یقین دہانی دینا پڑے گی کہ ہم ان کے ساتھ ہیں، میں یہ بھی Recommend کروں گا کہ یکجہتی کے لئے ہم وہاں پہ جا کر تمام ممبران صاحبان، یہ صرف ان کا مسئلہ نہیں ہے، جا کر وہاں پہ ان حالات کا جائزہ لیں اور پھر جو ذمہ وار لوگ ہیں، ان کو On board لائیں، ان میں صرف ہمارے پارلیمنٹیریز نہیں بلکہ ہمارے جو ادارے ہیں، تجویز یہ ہوگی، Recommendation ہوگی کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، اس میں ذمہ دار لوگوں کو یہ ذمہ داری دی جائے کہ ابھی جو حالات روزانہ کے حساب سے خراب ہو رہے ہیں، ان کو Tackle کریں، اس سے پہلے کہ یہ چیز ہاتھ سے نکل جائے اور پھر اس چیز کی بھی یقین دہانی کریں کہ سب سے زیادہ جو اس ٹائم Law and Order situation ہے اور جو Protection کی اور تحفظ کی ضرورت ہے، پاکستان میں بلکہ دنیا میں وہ Merged districts کے ہمارے جو عوام ہیں، ان کی ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس پہ پہل کریں، Lead لیں، یہ حالات مجھے کافی زیادہ خراب لگ رہے ہیں اور ہو بھی چکے ہیں، اسی کے ساتھ میرے ساتھ کنڈی صاحب بھی موجود تھے، اس میں بارہ پولیٹیکل الائنس گروپ نے میٹنگ کی ہے، اس میں تمام پارٹیوں والے شامل ہیں، ان تمام کا View یہ تھا کہ ہمارے نوجوان ابھی طالبان کی طرف اور دوسری طرف جا رہے ہیں، ہتھیار ہاتھ میں لے رہے ہیں، کون سے عناصر ہیں ہو سکتا ہے غنی خان کو اس کا پتہ ہو کہ باڑہ ہاؤس پہ، چیک پوسٹ پہ جو واقعہ ہوا ہے، اس کی Investigation کیوں نہیں کی گئی ہے؟ یہ واقعات پھر کیوں ہمارے اس علاقے میں زیادہ ہو رہے ہیں؟ ساتھ ہی گورنمنٹ نے صوبائی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ پانچ لاکھ روپے ہم متاثرین کو یا جو شہداء اس میں تھے، وہ ان کا بھی گلہ تھا کہ ان کو نہیں ملے ہیں، فوری طور پر اس کو آپ جو متاثرین ہیں، ان کو پہنچائیں، خاص بات اس میں یہ ہے کہ حالات لگاتار ہمارے وہاں پہ خراب ہو رہے ہیں، ہمیں اس میں ایک Sensible, responsible, timely decision کرنے کی ضرورت ہے، سب سے Important بات یہ ہے کہ ہمارے جو Institutions ہیں، ان کو ساتھ ملا کر اور Institution بھی بغیر Public representatives کے اس چیز کی ایسی Management یا روک تھام نہیں کر سکیں گے، Holistic ایک Approach ہونی چاہیئے کہ اس مسئلے کا ہم حل نکالیں، اس سے پہلے کہ یہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: گورنمنٹ کی طرف سے Response کون کرے گا؟ جی سہیل! آپ کریں؟ Minister for Agriculture کا مائیک On کر دیں، سہیل کرے گا؟

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): سر، یہ کر رہے ہیں۔

جناب مسند نشین: تیار ہے؟ مہ ہ

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): نہیں، تیاری ہے، ہماری ہر وقت تیاری مکمل رہتی ہے، آپ ٹینشن نہ لیں، خیر کنڈی صاحب بات کریں، پھر میں جواب دیتا ہوں۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، ہاں ٹھیک ہے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح ہمارے Honorable colleague Arbab Usman نے بڑی مفصل بات کی ہے، یہ واقعہ جو ہے، صرف خیبر ضلع تک محدود نہیں ہے، بلکہ ہمارے سارے Colleagues یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارا پورا خیبر پختونخوا جس طریقے سے دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، چترال سے لے کر وزیرستان تک تمام لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں، جس ضلع میں بھی آپ دیکھیں، چاہے وہ چترال ہے، چاہے وہ وزیرستان ہے، ابھی Recently بنوں میں جو میجر صاحب کے پڑوس کا علاقہ ہے، وہاں پہ جس طریقے سے لوگ نکلے ہیں، انہوں نے ایک عدم تحفظ کی عکاسی کی ہے، میرے خیال میں ابھی Recently یہ جو جرگہ ہوا ہے، اس میں بھی یہ سارے ہمارے Colleagues شامل تھے، جناب سپیکر صاحب، میں تو اس نتیجے پہ پہنچا ہوں کہ جو خیبر پختونخوا کے نوجوان، ہمارے بچے بچیاں جو ہیں، وہ غصے کا شکار ہیں، وہ عدم تحفظ کا شکار ہیں، اور اس کا پورا ایک پس منظر ہے لیکن ہمارا مسئلہ کیا ہے؟ ہم اس وقت تو اٹھتے ہیں، جب کوئی Event ہو جاتا ہے یا Post event ہم کوئی چیز ڈسکس کرتے ہیں، جس وقت یہ جرگے والا واقعہ ہو رہا تھا تو اس وقت بھی میں نے یہ تجویز دی تھی، ہم جس طریقے سے Deliberation کرنے جا رہے ہیں، جس طریقے سے ہم نے Engagement کی، اس چیز کو آپ Continue رکھیں، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، میں نے اس وقت بھی اپنے بھائیوں کو یہ تجویز دی، جوان کا کام اس ٹائم انجن والا ہے، ہم توڈبے ہیں، انجن ہمیں کھینچے گا تو ڈبے بھی پیچھے جائیں گے لیکن جیسے ہی Event ہوا، اس کے بعد یہ لوگ وہی ستو پی کر سو گئے، میری گزارش یہی ہے، یہ ایسا ایشو ہے، اگر ہم اربوں روپے کی بھی ڈیویلپمنٹ کر لیں، جب تک ہم اپنے شہری کو، اپنے باسی کو، اپنے Citizen کو، اپنے خیبر پختونخوا کے بچے بچیوں کو تحفظ نہیں دے سکتے، میرے خیال میں باقی ساری چیزیں جزوی ہیں، Law and Order is the primary duty of the provincial government اور ہم تو اس کو صرف Provincial government کی حد تک بھی اس کو نہیں لے کر جا رہے ہیں، ہم تو کہتے ہیں، ہم سب اس میں ذمہ دار ہیں، آئیں بیٹھ کر اس ایشو کو اکٹھے ہو کر Collectively کرتے ہیں، جس کی مثال ہم نے آپ کو جب یہ "پشتون جرگہ" ہونے جا رہا تھا تو تمام پولیٹیکل پارٹیاں چیف منسٹر کے ایک فون کال کے اوپر تمام اکٹھی ہوئیں، الحمد للہ ہمیں وہ مطلوبہ نتائج ملے، یہاں پہ وفاق سے جو لوگ آئے تھے، انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ آئیں، آپ ہمارے آگے

Charter of demands رکھیں، جو بھی چیز آپ چاہتے ہیں، وفاق سے جو ہمارے محسن نقوی صاحب آئے تھے، میں اس فورم سے ان کا مشکور ہوں، انہوں نے کہا ہے، آپ کے جو بھی Concerns ہیں، وہ آپ لے کر آئیں، ہم ان کو Address کریں گے۔ اب یہ واقعہ صرف خیبر میں نہیں ہے، ٹانک میں کل آپ نے یہاں سے ہمارے ایم پی اے ہیں، عثمان بٹنی صاحب، انہوں نے باقاعدہ کال اٹینشن جمع کیا، تمام عدالتیں Shift ہو کر ڈی آئی خان آئی ہیں، میرا اپنا تعلق ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے، وہاں پہ جو حالات ہیں، اگر وہ میں بیان کروں تو پورا دن لگ جائے گا۔ اسی طرح آپ چلے جائیں ٹانک، لکی، بنوں، کرک، کوہاٹ، پشاور اور چلتے جائیں چترال تک، میری گزارش یہ ہے اس پہ، یہ صرف صوبائی حکومت کی حد تک نہیں ہے، ہم اس میں تمام برابر کے شریک ہیں لیکن Initiative انہوں نے لینا ہے، بٹھانا ہے انہوں نے، پچھلی دفعہ بھی انہوں نے Initiative لیا تھا، ہم ان کے ساتھ چل پڑے جو ہمارے Good faith میں اور جو Best ability میں جو چیز آتی تھی، ہم نے ان کے آگے سامنے رکھی، الحمد للہ اس کے مطلوبہ نتائج ملے، میں اس Stage سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، یہ غنی بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، عثمان ہے یا یہ سہیل ہے، پوری تین راتیں یہ ہمارے ساتھ اس کمیٹی میں دن رات محنت کرتے رہے اور الحمد للہ آپ نے دیکھا کہ جو لوگوں کا خیال تھا، جو یہاں پہ بندوقیں ہوں گی اور گولیاں چلیں گی، وہاں پہ ایک کنکر اور پتھر بھی نہ وہاں پہ کسی نے نہیں دیکھا، لاکھوں کا مجمع تین دن وہاں پہ اکٹھا ہوتا رہا، کسی نے تھپڑ تک کسی کو نہیں مارا، پر امن پختونخوا کا ایک پیغام یہاں سے گیا۔ میری گزارش یہ ہے، یہ جو واقعات ہو رہے ہیں، ہم پھر کہیں گے، ہم نے پہلے بھی گزارش کی تھی، In House میں In camera آپ اس پہ Briefing رکھیں، اگر رکھنا چاہتے ہیں، جس طریقے سے آپ کرنا چاہتے ہیں لیکن خدارا Initiative تو لیں، میں تو بار بار کہتا ہوں، مجھے نتیجے سے بھی غرض نہیں ہے لیکن کم از کم آپ اپنی ذمہ داری پوری کریں، یہ اس طرح نہیں ہے کہ ایک واقعہ ہو جاتا ہے، یہ اٹھ جاتے ہیں، دوسرا واقعہ ہو جاتا ہے، میں اٹھ جاتا ہوں، تیسرا واقعہ ہو جاتا ہے، وہ اٹھ جاتے ہیں، یہ اس ٹائم خیبر پختونخوا کے چار کروڑ لوگوں کا Main concern ہے، میری دست بستہ یہی گزارش ہو گی، اس پہ سنجیدگی کا مظاہرہ ہمیں کرنا پڑے گا، میرا ہزار اختلاف چیف منسٹر سے ہو سکتا ہے، حلقے میں ہو سکتا ہے لیکن اس ایشو کے اوپر آدھی رات ہم اس کے ساتھ بیٹھے رہے، انہوں نے جس جس کو فون کیا، وہ سارے اپنی تمام ترجیحات چھوڑ کر تمام پولیٹیکل پارٹیز کے لوگ ان کے گھر گئے، ان کو میں تو یہ سمجھتا ہوں، ان کو کیا مسئلہ ہے، یا تو یہ Engagement کرنا نہیں چاہتے، مہربانی کریں، اس پوائنٹ کو آپ Seriously لیں، میری گزارش یہی ہے، حکومت سے ہمیں یہی توقع ہے، پشتون قومی جرگے میں سے جس طریقے سے ہم نے وہ مطلوبہ نتائج حاصل کئے، اس چیز کو آپ Continue رکھیں، آپ کی اور ہماری سیاست باہر ہوتی رہے گی لیکن اس ایشو کے اوپر ہم سب آپ کے ساتھ یہاں پہ کھڑے ہو کر ہم آپ کو گارنٹی دیں گے، بلکہ عملاً ہم نے آپ کو یہ یقین دہانی کرائی، جدھر بھی آپ ہمیں بلائیں گے، ہم آپ کے ساتھ اس ایشو کے اوپر، اس صوبے کے ایشو کے اوپر ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس کو ہمیں Address کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

مسند نشین: سہیل صاحب، آپ اس کا جواب ایک منٹ بعد دے دیں۔ علی ہادی صاحب، ان کا کوئی مسئلہ ہے، وہ Issue raise کرنا چاہ رہے ہیں، علی ہادی۔ پھر آپ جواب دے دیں۔

Mr. Muhammad Sohail Afridi (Special Assistant for Communication & Works): Okay Sir.

جناب علی ہادی: اعوذ باالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله والصلاۃ والسلام اما بعد۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ، تین چار دنوں سے میں کوشش کر رہا تھا کہ مجھے موقع ملے لیکن آج موقع مل گیا ہے، ان شاء اللہ اس کا استفادہ کریں گے۔ جب بھی میں یہاں پہ اٹھتا ہوں یا کوئی جنگ چھڑی ہوئی ہوتی ہے یا روڈ بند ہوتا ہے، آج بھی کچھ ایسے حالات ہیں، ادھر ادھر کی باتیں نہیں کریں گے، یہ Recent جو Incident ہے، اس حوالے سے اپنی آراء پیش کرنا چاہوں گا، وہ اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان سے کرم کے لئے امن کا پیغام جائے، کرم کے لئے بھائی چارے کا پیغام جائے، کرم کے لئے ترقی اور خوشحالی کا پیغام جائے۔ جناب سپیکر، Recent ایک Incident ہوا، گورنمنٹ کی موجودگی میں Civilian کو Target کیا گیا، بھرپور الفاظ میں اس کی ہم مذمت کرتے ہیں، وہ اس لئے کہ کسی ایک بے گناہ کا قتل کرنا گویا پوری انسانیت کا قتل کرنا ہے، اس وجہ سے اس چیز کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن ایسے واقعات پہلے بھی رونما ہو چکے ہیں، بدقسمتی سے جو بھی ان چیزوں میں Involve ہے، اس کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا۔ ایک جو ابھی میرے ذہن میں آ رہا ہے، میں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا، ٹری مینگل سکول میں ٹیچرز کو اور مزدوروں کو Target کیا گیا، جس انداز میں Target کیا گیا وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، ابھی تک ان کے قاتلین کیفر کردار تک نہیں پہنچے، رمضان کے آخری عشرے میں اسی انداز میں Civilian کو Target کیا گیا، کرم بائی پاس میں ابھی تک ان کے قاتلین کا کچھ پتہ نہیں ہے، صدہ بائی پاس میں ہماری ایک فی میل ڈاکٹر تھی، اس کے ساتھ ہمارے ڈاکٹر اسد تھے، ان کو Target کیا گیا، ابھی تک ان کے قاتلین کیفر کردار تک نہیں پہنچے، میرے کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جب تک یہ جتنے بھی Incidents ہیں، ان کے قاتلین کیفر کردار تک نہ پہنچے اور عبرت کا نشانہ نہ بنائے جائیں تب تک پاراچنار میں، کرم میں ایک پائیدار امن نہیں آتا۔ جناب سپیکر، حکومت کی لاپرواہی اور ناکامی بھی بیان کرنا چاہوں گا، یہ Recent incident میں پتہ ہونے کے باوجود کہ آگے مسئلہ ہے، پھر بھی Convoy move کرائی گئی، گورنمنٹ کا مجھے نہیں پتہ کہ ان کی سوچ وفکر کیا ہے؟ لیکن یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ Convoy کو Protect کرے اور روڈ کو Secure کرے، نہ انہوں نے روڈ کو Secure کیا ہے، نہ انہوں نے Convoy کو Protect کیا، یہ میں مان ہی نہیں سکتا کہ گورنمنٹ کے پاس اتنی Power نہیں ہے کہ وہ شر پسندوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکے، جناب سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ اتنے سارے Incidents کے بعد ایک Reasonable person جب ہو، اس کے ذہن میں یہی والی بات آئے گی کہ اتنے سارے Incidents کے باوجود مجرم کیفر کردار تک اگر نہیں پہنچا ہو، اس میں پھر گورنمنٹ بھی ملوث ہے، اگر گورنمنٹ ملوث نہیں ہے تو یہی وہ وقت ہے کہ وہ دکھائے، اپنی Writ دکھائے، اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے، آیا ان

کی طاقت صرف عوام پہ چلتی ہے، Civilians پہ چلتی ہے، وہ Civilians جنہوں نے پاکستان کے دفاع کے لئے اپنی جان ومال کو قربان کیا ہے، ان پہ آپ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن دہشت گرد پہ آپ طاقت کا مظاہرہ نہیں کرتے، وہ لوگ جو کرم میں بدامنی پھیلا رہے ہیں، ان کے خلاف آپ کوئی حرکت نہیں کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، اٹھارہ دن ہو گئے ہیں، کرم کے راستے بند ہیں، اٹھارہ دنوں سے راستے بند ہیں، یہ کون سا قانون ہے؟ میں تو کہوں گا، یہ جنگل کا قانون ہے، ہمیں پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق Treat کیا جائے، ہم نے پاکستان کے لئے اپنی جان ومال کو پہلے بھی قربان کیا ہے، پھر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آئین اور قانون کے مطابق ہمیں Treat کریں تب، یہ جنگل والا قانون ہمیں بالکل قابل قبول نہیں ہے۔ جناب سپیکر، خوراک کا سامان نہیں ہے، Medicines نہیں ہیں، راستے بند ہیں، تعلیمی نظام بھی بند ہو چکا ہے، تین دنوں سے تعلیمی نظام جو ہے ناں ابھی بند پڑا ہوا ہے، تین چار سال کے بچے تھے ہاسپٹل میں، بڑے افسوس سے مجھے کہنا پڑ رہا ہے، ان کا علاج کرم میں ممکن نہیں تھا، پشاور میں ان کا علاج ممکن تھا، ان رستوں کی بندش کی وجہ سے وہ لوگ دم توڑ گئے ہیں۔ اب میں حیران اس بات پہ ہوں، تین تین، چار چار سال بچوں کا اس میں کیا قصور ہے؟ کرے کوئی اور، مرے کوئی اور۔ بڑی کوئی عجیب بات ہے، میں عوام کے حقوق کی بات کروں گا، میں عوام کے حقوق کی پاسداری کروں گا، نہ میں یہاں پہ لایا گیا ہوں، نہ ہی بٹھایا گیا ہوں، میں اپنے دم پہ یہاں آیا ہوں، الحمد للہ فارم پینتالیس پہ میں یہاں پہ آیا ہوں، عوام کے حقوق کی بات بھی کریں گے، عوام کے حقوق کی پاسداری بھی کریں گے، چاہے اس سے کوئی بندہ خوش ہوتا ہے، چاہے اس سے کوئی بندہ ناراض ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، آخری بات، سی ایم صاحب نے ایک کمیٹی کا کہا ہوا تھا، میں گزارش کروں گا کہ وہ کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ کرم کے عوام اس اذیت سے نکلیں۔ والسلام وعلیکم ورحمت اللہ۔

Mr. Chairman: Janab Riaz Khan, MPA, to please move for suspension of rule 124.

ریاض کا مائیک On کریں، پلیز۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ اچھا، شکریہ۔

Mr. Chairman: The motion before the House that the rule 124 may be suspended under rule 240 to allowed the honorable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

جناب محمد ریاض: شکریہ۔ جناب سپیکر،-----

Mr. Chairman: Mr. Riaz Khan, MPA, to please move his resolution in the House.

قرارداد

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر، ہر گاہ کہ ضلع کرم میں دو فریقین، اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین کشیدگی کی وجہ سے پورے علاقے کے لوگوں میں اضطراب پایا جاتا ہے، حالانکہ اس سلسلے میں حال ہی میں ایک معاہدہ ہوا تھا جسے "مری معاہدہ" کہتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ علاقہ میں کشیدگی اور اضطراب کو مدنظر رکھتے ہوئے "مری معاہدہ" کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین تمام معاملات حل ہو سکیں۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Ji Sohail.

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا اور 'مرجڈ' اضلاع کے حالات آج سے نہیں تقریباً دو دہائیوں سے خراب ہیں، یہ ایک آمرانہ اور بند کمروں کے فیصلوں کا نتیجہ ہے، آج تک غلط فیصلوں کی وجہ سے ہم خوار وزار ہو رہے ہیں، تباہ و برباد ہو رہے ہیں، ایسا دن ہم پر نہیں گزرا جس دن ہم نے جنازہ نہ اٹھایا ہو، اس کے لئے پاکستان تحریک انصاف نے ہر ممکن کوشش کی ہے، چاہے وہ ڈرون روکنے کے لئے وزیرستان مارچ ہو یا دھرنا رنگ روڈ پر نیٹو سپلائی کو روکنا ہو یا "رجیم چینج آپریشن" کے بعد ہمارے بھائی مراد سعید صاحب کی طرف سے بار بار ان حالات کا اشارہ ہو کہ حالات خراب ہونے جا رہے ہیں، یہ بند کمروں میں فیصلہ ہوا ہے، پرسوں جو جہاز سے مارٹر گولے گرے ہیں، تقریباً بارہ تیرہ بچے جن کی عمر سولہ سال سے کم ہے، میں جب ہسپتال گیا اور ان کو دیکھا تو یقین مانیں کہ میرا دل خون کے آنسو رو رہا تھا، یہ ہمارا پہلی دفعہ نہیں ہے کہ ہم معصوم بچوں کو دیکھ رہے ہیں، جب خیبر میں اور خاص کر وادی تیراہ میں آپریشنز ہونے جا رہے تھے، وہاں کے لوگوں کو ایک دن کا وقت بھی نہیں دیا گیا تھا، صرف فیصلہ بند کمروں میں ہوا اور صبح کہا گیا کہ یہاں سے نکلو، لوگوں نے اپنا گھر بار، کاروبار وہ سب کچھ وہاں چھوڑ دیا، اس ملک کے لئے، اس قوم کی خاطر، قربان ہونے کے لئے وہاں سے نکلے، اس ملک کی خاطر قربانیاں دیں، اس قوم کی خاطر لیکن ان کو وہ حقوق آج تک نہیں دیئے جا رہے ہیں جن کے وہ حقدار ہیں۔ اسی طرح ہمارے خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع، انہوں نے ہمیشہ پاکستان کی خاطر، پاکستانی قوم کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں، آج بھی کر رہے ہیں، جس طرح احمد کنڈی صاحب نے بات کی، ہم بالکل اس بات پر متفق ہیں کہ اس کے لئے ایک مشترکہ لائحہ عمل ہونا چاہیئے، جس میں حکومتی ارکان اور ہمارے اپوزیشن کے دوست بھی شامل ہوں، اس کے لئے سنجیدہ Efforts کریں کیونکہ اگر ہم یہاں پر صرف تقریریں کرتے رہیں گے تو ہماری لاشیں گرتی رہیں گی اور ہم اٹھاتے رہیں گے، اگر اس کے خلاف ہماری جتنی بھی سیاسی پارٹیاں ہیں، جتنے بھی ہمارے پختون ہیں، ان کی طرف سے ایک مشترکہ آواز ان ایوانوں تک نہیں پہنچے گی، جن ایوانوں میں ہمارے معصوم پٹھانوں کا خون بہانے

کے لئے فیصلہ سازی ہوتی ہے، فیصلے ہوتے ہیں، تب تک ہمارا خون بھی بہے گا اور ہماری لاشیں بھی گریں گی۔ جناب سپیکر صاحب، آپ اس ہاؤس کی جس طرح ہم نے پختون جرگہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی، ہمارے حکومتی ارکان کی طرف سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ان شاء اللہ وتعالیٰ اس میں مکمل حمایت حاصل ہوگی، اس میں ہماری تمام تر توانائی شامل ہوگی، ان شاء اللہ اس جنگ کو روکنے کے لئے اس خون ریزی کو روکنے کے لئے ہماری تمام تر کوشش، اپنی تمام تر توانائی بروئے کار لاکر ان شاء اللہ وتعالیٰ اس کو روکنے کی ہم بھرپور کوشش کریں گے، اس میں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے، جس طرح ہم پہلے بھی کہتے تھے کہ پاکستان تحریک انصاف کے خلاف جو سازش ہو رہی تھیں، ہم یہ کہہ رہے تھے کہ آج آگ ہمارے گھر میں لگی ہے، ہم برداشت کریں گے، کر رہے ہیں، یہ تپش کل کو آپ بھی محسوس کریں گے، اس طرح اگر آگ خیبر میں لگے گی، لگی ہے، وہاں لاشیں گر رہی ہیں یا کرم میں لگی ہے، وہاں لاشیں گر رہی ہیں، اس کی تپش کل کو پورا پاکستان محسوس کرے گا، آپ یہاں جس طرح ہم نے پہلے "فل ہاؤس کمیٹی" بنائی تھی، اس کے لئے بھی "فل ہاؤس کمیٹی" ہونی چاہیئے، ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو اعتماد میں لے کر ان شاء اللہ اس کے لئے بھرپور کوشش کریں گے، اگر ہماری نیت صاف ہو، ہمارا اخلاص ہو تو ان شاء اللہ وتعالیٰ اس کو روکنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی، بہت شکریہ، بہت مہربانی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو۔ یہ ایک کال اٹینشن تھا جو Lapse ہوا تھا، ابھی نثار باز صاحب آئے ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے، نثار صاحب، آپ کال اٹینشن پیش کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>جناب محمد نثار</u>: تھینک یو جناب سپیکر، **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ چونکہ ہمارے راستوں کا تو آپ لوگوں کو علم ہے کہ وہ بہت زیادہ خراب بھی ہے، میں گاؤں سے آ رہا تھا تو تھوڑا لیٹ ہوا۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع باجوڑ میں موجودہ ہسپتال میں دور جدید میں بنیادی سہولیات جیسے کہ ادویات کی کمی اور غیر موجودگی، تشخیصی مشینوں کے ساتھ ساتھ بنیادی ضروری وارڈز بھی نہیں ہیں، سٹاف کے لئے ہاسٹل کی عدم دستیابی اور ایمبولینس کی کمی محکمہ صحت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

میں ہیلتھ منسٹر سے اس حوالے سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں اور پورے ایوان سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیں، اس پہ غور کریں اور اس مسئلے کو حل کریں، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ایم پی اے صاحب، منسٹر صاحب تو گئے ہوئے ہیں، Response اگر آپ کو چاہیئے تو منسٹر ایگریکلچر دے دیں گے۔

<u>جناب محمد سجاد (وزیر زراعت)</u>: جناب سپیکر، یہ میں نے نوٹ کر لیا، میں ان سے ڈسکس بھی کر لیتا ہوں پھر منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسٹر صاب کے ساتھ بٹھائیں۔

وزیرزراعت: میں جواب دے کر پھر بتادونگا کیونکہ ایمرجنسی میں چلے گئے، آج ہی میں عشاء تک اس کو جو ہے ناں Update کر لونگا۔
جناب مسند نشین: جی۔
جناب محمد نثار: کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو برا نہیں ہوگا، ادھر تفصیل سے ڈسکس بھی کیا جائے گا اور جو مسائل ہیں، ان مسائل کی تفصیل سے نشاندہی بھی کی جائے گی، اس مسئلے کا بنیادی حل نکالا جائے گا۔
جناب مسند نشین: کنسرڈ منسٹر نہیں ہیں تو۔
جناب محمد نثار: نہیں، میری ریکویسٹ ہوگی، میری ریکویسٹ ہوگی کہ ہاؤس اسے کمیٹی میں بھیج دے، پلیز۔
وزیرزراعت: منسٹر صاحب ان سے ڈسکس بھی کر لیں گے، آج ہی ان کے ساتھ ڈسکس کر لیں گے۔
جناب مسند نشین: جی، تا ته Assurance ملاؤ شو بس، Assurance ملاؤ شو تا سو ته کنه، منسټر د رسره کښېنيني، تا سو خپلو کښې کښېنئ، ځکه منسټر Concern شته نه۔
وزیر زراعت: خبره ورسره کوؤ چې څه مسئله ده، هغه نوعیت به هم کوؤ، بیا منسټر صاحب سره زه ډسکس کوم، تا سو سره به هم خبره او کړی۔
جناب مسند نشین: ټهیک شوه، منسټر صاحب لا ړو۔
جناب محمد نثار: ټهیک شوه جی، بس Assurance دې را کړی، بس دوئ سره به ئے ډسکس کړو، بیا چې کله هیلته منسټر را شی، د هغه سره به ئے ډسکس کړو۔
جناب مسند نشین: ټهیک شوه۔
جناب محمد نثار: بیا به چې کله هیلته منسټر را شی، د هغه سره به ئے ډسکس کړو نو بیا به ئے کمیټئ ته ریفر کړو، هلته به پرې تفصیلی بحث اوشی۔
جناب مسند نشین: صحیح شوه۔
جناب محمد نثار: مهربانی۔
جناب مسند نشین: تھینک یو۔ ریاض صاحب، آپ بھی کچھ کہنا چاہتے تھے۔
جناب محمد ریاض: جناب سپیکر، د وخت را کولو شکریه۔ ډیرې خبرې به نه کوم، ماشاءالله زمونږ Colleague علی هادی د کرمی د امن حوالې سره چې کوم تقریر اوکړو او کوم دې حکومت نه ئے ډیمانډ اوکړو، زه هغه Appreciate کوم او څه چې په کرمه کښې روان دی او دې نه مخکښې د هغه شهیدانو د پاره اولس ورځې مخکښې چې کوم شهیدان شوی دی، دې ایوان لکه شهیدانو د پاره ئے دعا غوښتې وه او عباد صاحب او د عدنان بهائی زه شکریه ادا کوم چې هغوی دې باندې خبرې کړې وې او زما Colleague شاهجهان صاحب کړې وې نو د دې د پاره یو کمیټی سی ایم صاحب نه

غوښتلې شوې وه، هغه کميټی اوسه پورې عمل کښې نه ده راغلې او کوم زما Colleague چې ډيمانډ کړے دے، د علاقې چې کوم واقعات شوی دی، لکه تری منګل شو، پارا چنار بائی پاس کرم باندې او سده باندې او دې سره د چاند رات د اختر په سبا کرم باندې چې کوم واقعات په بشاره کلی کښې شوی وو، د هغې ټول چې څومره هم واقعات په کرمه کښې شوې دی، هغه چې کومه دهشت ګردی شوې ده، کوم شر پسند دی، متفقه طور باندې د هغې غوښتنه مونږ کوؤ چې هغه خلق ټول ګرفتار کړے شی۔ زه د خپلو خبرو نور خاتمه کوم او غواړم، ډيمانډ کوم، تاسو رولنګ ورکړئ چې کومه کميټی جوړه شوې ده، ډيمانډ شوے دے، سی ايم هم وئيلی دی نو هغه دې عملی شی، ولې چې د کوهاټ ډويژن کوم مشران دی، چيده چيده چې کوم مشران دی، علماء دی او سابقه ايم اين ايز، سينيټرز چې کوم دی، هغه اوس هم په کرمه کښې Involve دی د امن د پاره، ولې چې کومه کارروائی هلته کښې شوې ده، هلته کښې بيا خامخا د هغې رد عمل کيږی، د هغې د مخ نيوی د پاره پکار ده چې دا کميټی زر تر زره عملی شی چې دا حکومت څه کردار ادا کړی۔ ډيره مننه، خوشحال او آباد اوسئ۔

<u>جناب مسند نشين</u>: کميټی هسې هم جوړه ده، بس هغې کښې به بيا دغه اوکړو، ستا چې کوم ډيمانډ دے، کميټی جوړه ده، ګورنمنټ جوړه کړې ده کنه۔

The sitting is adjourned till------

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشين</u>: څه وائی، څوک؟ تا خو ډيرې پيرې خبرې اوکړی، څه ته اوکړه، ته ډيرې اوکړه۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: ډيره مهربانی۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئر مین صاحب،آج پھر اس اسمبلی میں پنجاب کی وزیر اعلیٰ مریم نواز صاحبہ کی تضحیک کی گئی،آج پھر ایک خاتون کو نشانہ بنایا گیا،آج پھر ایک بیٹی،ایک ماں،ایک بہن کے بارے میں نازیباالفاظ استعمال کئے گئے۔جناب سپیکر، پنجاب اور کے پی کے حالات پر اگر آپ تھوڑی سی نظر ڈالیں، پنجاب میں روزانہ نئے نئے منصوبوں کاافتتاح ہو رہاہے،روزانہ نئے نئے کام ہو رہے ہیں،عوام کے مسائل کو حل کیاجارہاہے،عوام کی محرومیوں کاازالہ کیاجارہاہے،بنسبت پنجاب کے یہاں کے پی میں یہاں روزانہ اسلام آباد پر چڑھائی کی بات کی جاتی ہے،یہاں روزانہ سرکاری وسائل، عوام کے وسائل ایک شخص کو خوش کرنے کے لئے لگائے جارہے ہیں، پنجاب میں عوام کاپیسہ عوام پر لگایاجارہاہے۔جناب چیئر مین صاحب، میری اس ایوان سے درخواست ہے،حکومت سے کہ اپنی توجہ،آپ کو مینڈیٹ دیا گیاہے،اس ایوان نے اس صوبے کے مسائل کو حل کرنے کے لئے، نہ کہ آپ یہاں کاپیسہ اٹھائیں اور اپنے مقاصد پر خرچ کریں،چیئر مین صاحب، آپ کی توجہ پلیز۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میں سن رہا ہوں۔

جناب محمد رشاد خان: اہم بات ہو رہی ہے، کیونکہ یہاں پہ بار بار سہیل آفریدی صاحب۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، آپ لوگ ان کی بات سنیں ناں۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، پرسوں اس صوبے کے کروڑوں روپے پنجاب بار کونسل کو دیئے گئے، ادھر ہمارے پاس کام کرنے کو بہت کچھ ہے، جب بھی کام کے بارے میں بات کی جاتی ہے، یہاں پہ تنقید کی جاتی ہے پنجاب پر، جب بھی مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے، یہاں پر مرکز کا رونا رویا جاتا ہے کہ ہمیں مرکز Facilitate نہیں کرتا، آپ خود شیشے کے گھر میں رہ رہے ہیں جناب سپیکر، آپ کسی اور کے گھر پر کنکر پھینک رہے ہیں، آپ کا گھر ریزہ ریزہ ہو جائے گا، اس طرح نہ کیا جائے۔ میں چند مثالیں پیش کرنا چاہ رہا ہوں کہ کس طریقے سے ایک منظم انداز میں اس صوبے کو دیوالیہ کیا گیا، اس صوبے کے پختون، ان کو ایسے انداز میں مطلب ان کے ضمیر کا سودا کیا جا رہا ہے، یہ سوات موٹروے، یہ سی پیک کا حصہ تھا، یہاں پہ پورے پاکستان میں موٹروے کا جال بچھایا گیا، ملک پہ قرضہ نہیں، لاہور، اسلام آباد موٹروے تین سال کے عرصے میں وہ مکمل ہوا، اس پر جو لگائے گئے اخراجات تھے، وہ تین چار سال میں Recover ہو گئے، کمپنی کے ذریعے وہ پیسہ لگایا گیا اور ٹیکسز کی شکل میں وہ وصول کیا گیا، آپ نے سوات موٹروے آپ نے قرضہ لے کر بنایا جناب سپیکر، اس کی Income پچیس سال اس صوبے کے خزانے میں نہیں آ سکتی، پچیس سال وہ Lease پہ آپ نے دے دیا، صرف Point scoring کے لئے ایسا منصوبہ تشکیل دیا کہ پچیس سال تک ہم قرض دار رہیں گے جناب سپیکر، بی آر ٹی دوسرے صوبوں میں میٹرو بسز بنائے گئے، کمپنیوں نے بنائے، کمپنیوں کا پیسہ لگا، وہاں سے Recovery ہوئی، یہاں پہ آپ نے Point scoring کے لئے صوبے کا پیسہ لگایا، قرضوں کا پیسہ لگایا، آپ کو کام کرنا آتا ہی نہیں ہے، آپ کا کام صرف تنقید کرنا، بلین ٹری سونامی منصوبے کی کیا ضرورت تھی؟ جناب سپیکر، شجر کاری مہم، یہ ہم ہر سال کرتے ہیں، اس پہ توجہ دینے کی ضرورت تھی، اس صوبے کے وسائل کو بچانے کی ضرورت تھی، نہ یہ کہ آپ صوبے کو قرض دار کرتے، یہاں پہ آفریدی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے لیڈر جو ہیں، بڑا پیسہ ملک میں لا رہے تھے، آپ غلط بیانی کر رہے ہیں، آپ عوام سے حقائق چھپا رہے ہیں، دو سو ارب ڈالر وہ جو مراد سعید صاحب بات کرتے تھے، باہر سے لائیں گے، اس ملک میں دے ماریں گے، کہاں ہیں وہ پیسے؟ آپ 2018ء کے بعد آپ نے اس ملک کو دیوالیہ کر دیا ہے، آئی ایم ایف کے ساتھ مہنگی شرائط پہ آپ لوگوں نے سودا کیا اور بعد میں جب آپ اپوزیشن میں بیٹھے، آپ نے اپنی غداری کا ثبوت دیا، آئی ایم ایف کو اپنے وزیر خزانہ کے ذریعے خطوط لکھے گئے، اس ملک کو دیوالیہ کرنے کی کوشش کی گئی، آپ آتے ہیں، پنجاب کی وزیر اعلیٰ پر تنقید کرتے ہیں، جناب سپیکر، میں اگر اس چیز پر بات کروں، آپ کے لیڈر پر بے جا ان پر ہم جائیں ناں، آپ لوگوں نے گھڑی کو نہیں چھوڑا، آپ لوگوں نے پین کو نہیں چھوڑا، جائے نماز تک آپ لوگوں نے بیچ دیا ہے، آپ بات کرتے ہیں پنجاب کی، میری یہ درخواست ہو گی، اس ایوان میں کام کی باتیں کی جائیں، اس صوبے کو مشکلات سے نکالنے کی بات کی جائے، یہاں پہ ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، حکومتی ممبرز رو رہے ہیں، اپنے علاقوں کا، کرم میں آج

کیا ہو رہا ہے؟ بنوں، لکی مروت آج کا اخبار آپ اٹھائیں جناب سپیکر، میں کل کا اخبار پڑھ رہا تھا، اس صوبے میں سروے کے مطابق قتل کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، عدالتوں کے اندر قتل کئے جا رہے ہیں، روزانہ آپ اخبار اٹھا کر دیکھیں، دس بارہ واقعات آپ کو نظر آئیں گے، بھتہ مافیا اس صوبے میں سرگرم ہے، آپ کے پاس کرنے کے لئے بہت کچھ ہے، آپ وہ نہیں کرتے، پنجاب پہ چڑھائی کی باتیں آپ کرتے ہیں، آپ کی یونیورسٹیوں میں آئس بک رہی ہے، پورے پاکستان میں سب سے زیادہ آئس کو پشاور میں سپلائی کیا جاتا ہے جناب سپیکر، آپ اس پہ کام کریں، آپ ایگریکلچر پہ کام کریں، آپ ہسپتالوں میں سہولتیں دیں، کرنے کے لئے بہت کچھ ہے لیکن اس صوبے کی حکومت کچھ کرنا ہی نہیں چاہتی، ان کا کام تنقید کرنا، جھوٹ بولنا، سچ ان کو آتا نہیں، کام ان کو معلوم نہیں، آئے ہیں، ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس مینڈیٹ ہے، ہم آپ کے مینڈیٹ کی حمایت کرتے ہیں، قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، آپ کے مینڈیٹ کو، لیکن یہ کون سا طریقہ ہے، یہاں پہ منسٹر اٹھ جاتے ہیں، وہ بات کرتے ہیں کہ نہیں، ہمیں بل سے کوئی سروکار نہیں ہے، اس ایوان میں یہ کہا جاتا ہے بار بار، ہمیں عدالتی کارروائی سے کوئی سروکار نہیں ہے، ہمیں اسلام آباد پہ چڑھائی کرنی ہے، ہمیں اپنے لیڈر کی رہائی کرانی ہے، میں مانتا ہوں ناں، آپ استعفیٰ دیں، آپ میں اتنی ہمت ہے، استعفیٰ دیں، اس ایوان سے باہر نکلیں اور جائیں اسلام آباد پر چڑھائی کر کے آئیں، وہاں سے تو بھاگ کر آ جاتے ہیں، ادھر کئی کئی ضلعوں سے ہو کر یہاں پشاور پہنچتے ہیں اور کہتے کہ ہم نے اسلام آباد کو فتح کر لیا ہے، جناب سپیکر، ابھی بھی آپ نہ جائیں، ادھر آپ نے ہی پورے پاکستان کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے، آپ یہاں سے جاتے ہیں، ملتان میں جلسے آپ کرتے ہیں، ترنول میں جلسے آپ کرتے ہیں، لاہور میں جلسے آپ کرتے ہیں، اپنے صوبے میں جلسے کریں اور اپنے عوام کو توجہ دیں۔ جناب چیئرمین صاحب، میری یہ درخواست ہو گی، اس ایوان کے کلچر کو تھوڑا تبدیل کیا جائے، روزانہ Floor پر طرح طرح کی گالیاں دینے سے کچھ نہیں ہو گا، آپ کو کام کرنے کی ضرورت ہے، اپنے مینڈیٹ کا احترام کریں، اس صوبے کے عوام کے مسائل کو حل کریں، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی سہیل صاحب۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات):</u> **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

<u>جناب مسند نشین:</u> اوس ورته قابو شه۔

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات:</u> سر، ہم وہ وہاں کی پھپھے کٹنیوں (پھاپھا کٹنی) سے تنگ تھے، ادھر بھی ایک پھپھے کٹنی آ گئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آپ جواب تو سن لیں جی، حق بنتا ہے۔

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات:</u> جواب سنیں، آپ کی وزیر اعلیٰ عورت ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اس کا حق بنتا ہے۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: آپ کی وزیر اعلیٰ عورت ہے اور ہمارے عورتوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ عورتیں نہیں ہیں، وہ عورتیں نہیں ہیں؟ آپ کو شرم نہیں آتی کہ یہاں پر گھروں کی چادر اور چار دیواری کی پامالی ہو رہی ہے، آپ چپ بیٹھے ہیں، آپ اپنے آپ کو پختون کہتے ہیں، وہاں پر جو ہماری یاسمین راشدہ صاحبہ ہیں، ان کو کینسر کی حالت میں جیل میں ڈالا گیا ہے، کیا وہ عورت نہیں ہے؟ وہاں پر جو عورتیں جیل میں پڑی ہیں، عالیہ حمزہ صاحبہ، وہ عورت نہیں ہے، صرف آپ کی عورتیں ہیں، وہ عورتیں نہیں؟ پچھے کٹنیاں ہیں جو فساد کی جڑ ہیں، وہاں ٹی وی پر بیٹھ کر سارے پاکستان میں فساد پھیلا رہی ہے۔ جناب سپیکر، میرے لیڈر کے بارے میں بات ہوئی ہے، اس کے منہ سے غلط الفاظ نکلے ہیں، عمران خان کو ختم کرنے کے، تم لوگوں کا باپ بھی عمران خان کو ختم نہیں کر سکتا، کسی کا باپ بھی عمران خان کو ختم نہیں کر سکتا، (تالیاں) وہ تم لوگوں کے اعصاب پر سوار ہو چکا ہے، وہ اس سسٹم کا باپ بن چکا ہے، وہ خود ایک اسٹیبلشمنٹ ہے، کسی کا باپ بھی عمران خان کو ختم نہیں کر سکتا، ہم کھڑے ہیں، ہم یہ سروں کا نظرانہ پیش کریں گے (تالیاں) عمران خان کو باہر بھی لائیں گے، عمران خان کو وزیر اعظم بھی بنائیں گے ان شاء اللہ وتعالیٰ، بات سنو جناب سپیکر، میں ایک۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Please.

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: گزارش کرنا چاہونگا، یہاں پر ہمارے اپوزیشن والے بھی اس بات پر متفق ہونگے، ہم ایک قراداد پیش کرینگے، ان شاء اللہ وتعالیٰ وفاقی حکومت سے قانون بھی لائیں گے، جناب سپیکر، یہاں کے صوبائی وزراء اور سیکر ٹریز۔۔۔۔۔

(مداخلت)

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: ہاں سنیں، سر، بہت ضروری بات ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تم بولیں، چلیں ہر چیز۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: یہاں کے صوبائی وزراء، سیکر ٹریز، وزیر اعلیٰ، پورے صوبے کے وزراء جتنے بھی ہیں، سیکر ٹریز، وزیر اعلیٰ صاحبان، چاروں صوبوں کے گورنرز، وزیر اعظم، صدر، مرکزی وزراء اور سیکر ٹریز، کور کمانڈرز، چیف آف آرمی سٹاف، ڈی جی (آئی ایس آئی)، چیف جسٹس آف پاکستان اور ہمارے جتنے بھی Main اضلاع کے چیف جسٹس ہیں، جناب سپیکر، جو بندہ بھی ان عہدوں پر رہا، اس سے فارغ ہوا، دس سال تک وہ پاکستان میں رہے گا، اس سے پہلے پاکستان چھوڑ کر بھاگے گا نہیں، ان شاء اللہ وتعالیٰ پھر آپ لوگوں کا پتہ چل جاتا ہے، یہ جو حکومت کرنے یہاں آ جاتے ہیں، حکومت ختم ہوتے ہی باہر بھاگ جاتے ہیں، ہم نے آپ کے لیڈر کو ابھی دیکھا ہے، ایک دن فائز عیسیٰ صاحب جب اترے تو وہ بھی لندن بھاگ گیا، ایک دفعہ پھر یہ تو ان لوگوں کی اوقات ہے، میرا لیڈر جیل میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر برداشت کر رہا ہے، تم لوگوں کا ظلم، ستم، بربریت، فسطائیت سب کا مقابلہ کر رہا ہے، پاکستانی اسٹیبلشمنٹ، انٹرنشنل اسٹیبلشمنٹ دونوں کا مرد کی طرح مقابلہ کر رہا ہے، اگر تمہارے لیڈر شپ مرد

ہے، وہ مرد کی اولاد ہے تو آپ لوگوں نے پاکستان چھوڑ کر نہیں جانا، ان شاء اللہ جب ہماری حکومت آئے گی تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 3:00 pm, Friday, 1st November, 2024. Thank You.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک یکم نومبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

(ضمیمہ الف)

201_ Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Will the Minister for Home states that:

(A) Is it true that recruitment have been made in the Caretaker Government from January, 2023 to 27th February, 2024;

(B) If the answer is affirmative then please provide detail in the following manner:

(i). S No;
(ii). Department;
(iii). Number of recruitment made;
(iv). Daily wage / contract/ regular / own source / etc;
(v). date of recruitment;
(vi). Copies of recruitment letters along with annexes.?

Mr. Ali Amin Khan (Chief Minister): (A) the following recruitment have been made in the Caretaker Government from January, 2023 to 27th February, 2024:

S.No.	Name of Department	Reply
1	Home and TAs Department (Secretariat Level)	Nil
2	Directorate General of Prosecution	Yes
3	Directorate of Reclamation and Probation	Yes
4	Inspector General of Prisons	Yes
5	Directorate of Provincial Public Safety Commission	Nil
6	Inspector General of Police	Yes

(B) The following recruitment detail mentioned below:

S #	Name of Department Offices	No of Recruitment Made	Type of Appointment				Date of Recruitment	Copies of Recruitment Letter along with annexes
			Daily Wages	Contract	Regular	Own Source		
01	Home & TA Department	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
02	Directorate General of Prosecution	03	Nil	Nil	Yes	Nil	19-01-2024 19-01-2024 31-10-2024	Detail provided to the House.
03	Directorate General of Prosecution	14	Nil	Nil	Nil	Nil	30.05.2023 06.10.2023 06.10.2023 17.11.2023 04.06.2023	Detail provided to the House.
04	Inspector General of Prisons	162	Nil	Nil	Nil	Nil	17.08.2023 06.11.2023 23.06.2023 14.02.2024 18.10.2023 30.10.2023 10.11.2023 10.11.2023	Detail provided to the House.

							15.11.2023	
05	Directorate of Provincial Public Safety Commission	Nil	Nil	Nil	Yes	Nil	Nil	
06	Inspector General of Police	4222	Nil	Nil	Yes	Nil	03.03.2023 12.02.2024 District Appointments	Detail provided to the House.